فقہ و عقائد امامیہ ۸۶

۸۶

۸۶

حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ قانتین

ازبسکہ عالیجناب معلی و مقدس القاب جامع دین مبین مروج شرع متین حمید وحید
فقیہ آل محمد مجتہد العصر جناب مولوی سید علی محمد صاحب لازالت
شموس افاداتہ ساطعۃ واقمار افاضاتہ لامعۃ نے سنہ ۱۲[illegible] ہجری میں ترجمہ
ترجمۃ الصلوٰۃ فرمایا تھا بخیال اسکے کہ نماز میں حضور قلب شرط ہے اور حضور قلب
بے فہم معنی نماز وغیرہ کے متصور نہیں ہو سکتا و عوام مومنین فہم معنی عربی سے بعید و دور تھے لکھا

رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ

اردو

۱۲۹۲ھ

مسودات میں افتادہ تھا اور لوگ فیض سے اوسکی محروم تھے لہذا حسب فرمائش
جناب فضائل و فواضل مآب حقائق پناہ و دقائق آگاہ ناصر شریعت
سید المرسلین مروج طریقت ائمہ معصومین اجل اکرم برکت ذخیرہ مجسم
اکمل ابجل عالم باعمل البری من کل شین و مین جناب مولوی شیخ ارشاد حسین صاحب
قبلہ زاد توفیقہ رئیس نمونہ جامع مساوی جامع العلما جونپور حرسہ عن الشرور طبع
واسطے مذہب شیعہ کے

مطبع اثنا عشریہ میں حسن اہتمام سے سید عابد علی [illegible] کے چھپا

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY
Oriental Section
URDU PRINTED BOOKS

ب
۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین
وسید المرسلین محمد واہلبیتہ الطیبین الطاہرین
اما بعد کہتا ہے بندہ محتاج رحمت پروردگار صمد علی محمد بن
سلطان العلماء جناب مولوی سید محمد دام ظلہ العالی بدوام الایام
واللیالی کہ یہ ترجمہ ہے رسالہ شریفہ ترجمۃ الصلوٰۃ کا کہ تالیفات
سے عمدۃ المحدثین زبدۃ المجتہدین جناب ملا محمد باقر مجلسی طاب ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ سے ہے اور محض واسطے عموم نفع اور خوشنودی
حق تعالی کے تالیف کیا گیا ومن اللہ التوفیق مصنف علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں اور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ چونکہ نماز عمدہ
ارکان ایمان سے ہے پس سزاوار ہے مومن کو آگاہی شرائط آداب سے

اوسکے پس چاہیئے کہ جانے یہ کہ خدا ایسا ہی کہ تمام آسمان و زمین
اوسنے پیدا کئی ہین اور ہر عاقل پر ظاہر ہی کہ کوئی بنا بے بنانیوالے
کی نہین ہو سکتی اور سزاوار ہی جاننا خدا کو منزہ اس امر سے کہ وہ مشابہ
کسی مخلوق کے ہو اور لازم ہے اعتقاد اس امر کا کہ خدا جسم
نہین رکھتا اور نور و بزرگی و خوردی و رنگ و بو و مزہ نہین رکھتا
اور کوئی شخص حواس خمسہ سے احساس وسکا نہین کر سکتا اور سزاوار
ہی یہ کہ جانے خدائے عز و جل کو کہ وہ کہین نہین ہے اور پھر
سب کہین موجود ہی اور جاننا چاہیے اس امر کا کہ حق تعالے ہر شی
پر قادر ہی اور ہر چیز کا اختیار رکھتا ہی اور اپنی قدرت کاملہ سے
اوسنے جو چیزین کہ معدوم تہین اونہین موجود کیا اور سزاوار ہے
اعتقاد اس امر کا کہ خدا عالم و دانا ہر ایک چیز سے ہی اور جس چیز
کو چاہتا ہی اور ارادہ کرتا ہی کہ یہ پیدا ہو تو بمجرد ارادہ کے وہ چیز
پیدا ہو جاتی ہے اور جب انسان فکر کرتا ہے خلقت مین
کسی ذرہ کی ذرات کائنات سے تو معلوم کرتا ہے کہ کوئی خدا
ایسا ہی کہ اوسنے اسے پیدا کیا ہی اور حق تعالی کوئی امر برا یا
عبث نہین کرتا اور انسان کو بھی اوسنے عبث نہین پیدا کیا
بلکہ عبادت کی لئے پیدا کیا ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا
مین نے جن اور انس کو مگر تاکہ عبادت کرین وہ میری اور جناب
باری محتاج بندونکی عبادت کا ہرگز نہین بلکہ چاہتا ہی کہ میری
عبادت کرین تاکہ مین اونہین ثواب غیر متناہی عنایت کرون
پھر چونکہ درمیان جناب باری کے اور اوسکی بندونکی بعد عظیم تہا
اس لئی اوسنے بندونمین سے کچہہ لوگون کو مرتبہ عالیہ رسالت پر
فایز کیا اور اونہین حکم کیا کہ تم ہدایت کی لئی بندونمین جاؤ
اور اونہین راہ رہست بتاؤ اور ہر ایک پیغمبر کو کچہہ معجزے
کرامت فرمائے تاکہ بسبب اون معجزونکے لوگ اونکی تصدیق
کرین اور بندگان الٰہی پر ظاہر ہو کہ خدا کی جانب سی آئے ہین
چنانچہ اونہین پیغمبرونمین سی ہمارے پیغمبر جناب محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہماری ہدایت کی لئی بہیجا اور زیادہ ہزار
معجزون سی اون حضرت کو عنایت فرمائے بلکہ سب معجزے
اگلے نبیون کے فقط اونہین عنایت کئی اور منجملہ اونحضرت
کے خصایص کے یہ امر ہی کہ معجزہ اون حضرتؐ کا تا بقیام
قیامت باقی رہیگا بخلاف اور نبیون عؑ کے کہ معجزی اونکے
فقط اونہین کی حیات تک باقی رہے اور وہ معجزہ قرآن مجید ہے

اس لیئے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے تمام فصحاء و بلغاء عرب سے
فرمایا کہ اسکا جواب لاؤ اور وہ عاجز ہو گئے اور جواب نہ لا سکے
پھر فرمایا کہ دس سورہ ایسے جواب مین اسکے لاؤ اوسمین بہی
وہ عاجز ہوئے پھر فرمایا کہ کسی چھوٹے سورہ کی مثل سورہ لاؤ
اور کوئی اوسکی مثل بھی نہ لا سکا بلکہ سب نے اعتراف عجز کا کیا
اور جس شخص نے کہ پابندی تعصب و حمیت جاہلیت کی کی
وہ شرف اسلام سے مشرف و ممتاز ہوا اور اعجاز قرآن مجید کا
بہت وجہوں سے ثابت ہی اول یہ کہ قرآن مجید اعلی مرتبہ
فصاحت و بلاغت مین ہے کہ کوئی شخص اوسطرح کی فصاحت
و بلاغت پر قادر نہین دوسرے یہ کہ قرآن مجید کا ایسا نظم و نسق
اور اسلوب مرغوب ہی کہ کبھی ایسا کلام کسی کے گوش زد نہ ہوا۔
تیسرے یہ کہ وہ محیط و متضمن ہے جمیع علوم اولین و آخرین کا
چنانچہ ہزار برس سے زیادہ گذرے ہین کہ ہزارون عالم و فاضل
قرآن مجید مین غور کرتے ہین اور اوس سے استفادہ و استنباط
علمون کا کرتے ہین اور ابتک ایک قطرے پر بھی اوس بحر
ذخار کے محیط نہین ہوئے اور جس قدر زیادہ فکر کرتے ہین
اور زیادہ علم اوس سے مستنبط ہوتے ہین اور فوائد کثیرہ مستنبط

ہوتے ہین اور باوجودیکہ جناب رسالتمآب صلعم نی آمد و رفت کسی
عالم کے پاس نکی تہی اور مطلقاً کسی سے استفادۂ علوم نفرمایا تہا
بلکہ عرب مین خصوصاً مکۂ معظمہ مین عہد کرامت مہد مین اوس
جناب کی کوئی عالم بہی نتہا پھر باوجود اوسکے علم نبوت سے
وہ جناب خبر دیتی تہی ساتہہ اون سب کتابونکی کہ جو اگلے نبیون
پر نازل ہوئین تہین اور بیان فرماتے تہے حال اون سب
نبیونکا چوتہے یہ کہ جس کتاب یا حکایت کو دوبار پڑہین
توپہر اوسکے پڑہنے مین یا سننے مین جی نہین لگتا بخلاف
قرآن مجید کے کہ اگر اوسی سو بار بہی پڑہین تو اور رغبت اوسکی
جانب زیادہ ہوتی ہے پانچوین یہ کہ قرآن مجید مین حق تعالے
نی اکثر امور آیندہ کی خبر دی ہے اور بہت سی امر اونمین سی
واقع ہوئی اور بہت واقع ہونگے چھٹے یہ کہ قرآن مجید
باعث شفا ہی اکثر امراض و بیماریونسی اور دافع اکثر آفتون
کا ہے پس جس آیہ کو خلوص نیت سی کسی امر کی لئی پڑہے
تو البتہ وہ مطلب بر آتا ہی اور بیان باقی اوس اعجاز کا اور اون
معجزون کا کہ قرآن مجید مشتمل ہے اوس پر ممکن نہین اور حصر اونکا
نہین ہو سکتا ہی اور اسی طرح اور بہی معجزے اون حضرت صلعم کے

مثل زندہ کرنے مردے کے اور شق القمر کے اور شہادت
سنگ و چوب اور در و دیوار بعثت پر آنحضرت صلعم کے اور اسیطرح
کچھہ معجزے کہ دست حق پرست حضرت امیر المومنین ع اور ائمہ
معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ظاہر ہوئی جیسا
کہ دلالت کرتے ہین حقیت امامت پر اون حضرات ع کی
اوسی طرح دلالت کرتی ہین حقیت نبوت جناب رسالتمآب صلعم پر
اس لیئے کہ اون حضرات ع نے با وصف اظہار اُن معجزات کے
اعتراف و اقرار نبوت جناب رسالتمآب ص کا بہی کیا بلکہ معجزے
ان سب کی دلیل وجود پروردگار پر بہی ہین جیسا کہ جب سے
نبی معجزات ظاہر کرتے تہے تو لوگ کہتے تہے کہ اگر خدا نہوتا
تو کیونکر ایسی معجزات پر قدرت حاصل ہوتی اور اعتقاد کرنا
چاہیئے کہ بعد جناب رسالتمآب ص حضرت امیر المومنین ع خلیفہ
اور جانشین اون حضرت ص کی ہین اور اطاعت اونکی تمام خلق پر
واجب و لازم ہے اور بعد اونکے حضرت امام حسن علیہ السلام
اور بعد اونکے حضرت امام حسین علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور بعد اونکی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام اور بعد اونکی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور بعد اونکی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت صاحب الزمان محمد مہدی علیہ السلام کہ امام اہل زمانے کی ہین اور غایب ہین اور ظہور فرمائین گے اور عالم کو عدل و داد سی مملو فرمائین گے اور سب کافرون اور سنافقون کو دین حق مین لائینگے اور جب جناب رسالتمآب صلعم نی حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور غدیر خم مین پہونچے تو حکم خدا ہوا کہ وہ حضرت جناب امیر کو اپنا وصی جانشین فرمائین پس جناب رسالتمآب نے امتثال امر الٰہی کیا اور بعد ازان ارشاد کیا کہ گیارہ معصوم بترتیب ایک کے بعد دوسرا میری خلیفہ و جانشین ہین اور بارہوین امام غایب ہونگا اور پھر ظہور کرینگے اور دنیا کو پر از عدل و داد فرماینگے بعد اسکی کہ مملو جور و فساد سی ہوا اور یہہ بہی اعتقاد کرنا چاہیے کہ جو کچھہ خاتم المرسلین جناب رسالتمآب صلعم نی فرمایا ہی وہ سب بے کم و کاست صحیح و درست ہی اور منجملہ اون امرون کی یہہ ہی کہ جب حضرت صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائینگے

تو دشمنونکو زندہ کرینگے اور بہت شیعہ بہی کہ ایماندار و ممتاز ہین
زندہ کیے جاینگے اور شیعہ داد اپنی اوس جناب سے طلب کرینگے
اور شکایت اپنی دشمنون کی کرینگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے
نے قرآن مجید مین خبر دی ہی اور اعتقاد کرنا چاہیئے کہ سوال قبر
و عذاب قبر و ثواب قبر برحق ہے اور قیامت حق ہی اور سب
مردے زندہ ہونگے اور جزاے عمل پاینگے اور بہشت حق ہے
اور دوزخ حق ہے اور جب کوئی لڑکا بالغ و عاقل ہوا اور چاہیے
کہ نماز پڑہے پس اگر جنب ہوا اور نماز کا وقت داخل ہوا ہو تو
غسل جنابت کرے اور اسطرح نیت کرے کہ غسل جنابت کرتا ہون
واسطے اس نماز کی اور باقی نمازون کیے اور اون چیزون کیے
کہ جو بسبب اس غسل کے مباح ہوتی ہین واجب قربۃً الی اللہ
اور اگر قصد محض رضاے خدا کرے تو بہی کافی ہے یعنی یہ ارادہ
کرے کہ چونکہ حق سبحانہ تعالی نے نماز پڑہنے کا حکم کیا ہی تو اسلئے
نماز پڑہتا ہون اور امتثال امر الہی کرتا ہون اور اگر قبل وقت
غسل کرے تو فقط قصد قربت کرے اور قصد واجب و سنت نہ کریے
اور اگر یہہ قصد کرے کہ مطلق نمازین اس سے مباح ہون تو بہتر ہے
اور اسی طرح اگر باوضو نہو تو وضو کرے اگر وقت نماز ہو تو قصد

وجوب وگرنہ بقصد قربت اور اسی طرح اگر عورت حائض یا نفسا
ہو اور خون سے پاک ہو تو غسل حیض یا نفاس بجا لائے اور اگر
وقت نماز ہو تو بقصد وجوب وگرنہ بقصد سنت اور اگر نماز قضا
انکی ذمہ مین ہو تو قبل وقت بہی غسل و وضو کو واسطے اوس نماز
قضا کی بہ نیت وجوب بجا لا سکتی ہین اور اگر یقین اسکا نہو کہ
ذمہ مین قضا ہی جیسا کہ مذکور ہوا تو نیت کرے کہ غسل کرتا ہون
واسطے رفع حدث و مباح ہونے نماز کی اور مباح ہونے جمیع ان
چیزون کے کہ غسل سے مباح ہوتی ہین قربۃً الی اللہ اور جب نیت
سے فارغ ہو تو پانی سر پر ڈالے اور تمام سر و گردن کو دہوئے
اور اگر بال ہون تو پانی بالون کے نیچے بہی پہونچائے اور اگر کان مین
سوراخ ہو تو احوط یہہ ہی کہ اوسمین بہی پہونچائے اور مجرب
ہے کہ سوراخ گوشت وغیرہ بند نہین ہوتا جس قدر مدت گذری
اور البتہ پانی بالونکی نیچے پہونچانا چاہئے اور علما مین مشہور
یہ ہی کہ خود بالونکا دہونا ضرور نہین مگر اگر بال بہی دہوئے تو احوط
ہے اور عورتونکے پیچیدہ بالونکا کھولنا بہتر ہی خصوصاً
غسل حیض و نفاس مین اور جب دہونے سے سر و گردن کے
فارغ ہو تو بدن دہوئے اور احوط یہ ہی کہ پہلے داہنی جانب

دہوی اور پہر بائین جانب اور بعد غسل جنابت کی احتیاج وضو نہین اور بعد غسل حیض و نفاس و مس میت صحیح بہی وضو کی ضرورت نہین بلکہ غسل کافی ہی لیکن اگر وضو قبل از غسل احتیاطاً بہ نیت قربت بجا لائی تو بہتر ہے اور اگر بعد نیت پانی مین او تر جائی اور غوطہ لگائے تو کافی ہے اور اسے غسل ارتماسی کہتی ہین اور اگر روزہ دار ہو تو چاہی کہ غسل ترتیبی کری او سر داخل آب نکری اور گو کہ روزے سی نہو تو بھی غسل ترتیبی غسل ارتماسی سی افضل و بہتر ہوگا اور اگر حمام مین غسل کری تو پہلی سر و گردن کو درمیان پانی کے دہوئی اور جسقدر بدن اوسکا خارج از آب ہے تو اوسقدر اوسکا دہونا بہتر ہی اور جو کچھہ پانی مین ہے قصد اوسکے دہونیکا کری اور اوسی پانی مین حرکت دی اور بدن پر ہاتہہ پہیر کہ پہلی پانی داہنی جانب سب مقام پر پہونچ جاے اور بعد ازان بائین جانب سب جگہہ اوسی طرح پانی پہونچائی اور اگر ہر طرف کے دہونی مین اوس جانب کے پاؤن کو پانی سے خارج کرلے اور اوسپر پانی ڈالی بعد ازان اوسی داخل آب کری تو بہتر ہے اور اگر غسل ارتماسی مین پہلی بدن کو پاک کری اور ایک تختہ روی آب پر حائل کری اور خود بالای تختہ کہڑا ہو اور نیت کرکے متصل اوسکے و

داخل آب ہو تو بہتر ہے اور وسواس جانب شیطان سے ہے
نیت وطہارت مین اور نیت ایک امر قلبی ہی کہ ہر ایک شخص کو
حاصل ہوتی ہے اور جب کوئی شخص وضو کری اور نیت وضو سے
فارغ ہو تو چاہیے کہ پانی کو بالائی رخ سی یعنی اوس مقام سی کہ جہان سے
سر کی بالونکا نکلنا شروع ہوتا ہی گرائی آخر ذقن تک یعنی ٹھڈی
تک اور عرض مین اوسقدر دہوئی کہ جہانتک انگوٹھا اور بیچ کی
اونگلی پہونچی اور باقی منہ کو کان تک بقصد احتیاط دہوئے
اور ڈاڑہی کے بال اگر گہنی ہوئی ہون کہ جڑ اون سو نمایان نہو اور نہ
پوشیدہ ہو تو فقط اوپر سی بالونکو دہوئین اور اگر بال گہنی ہوئے نہون
پس اگر سورچہ پلی ہون تو پانی سب جڑونمین بالونکی پہونچاوے
اور اگر بعض بالون کی جڑین نمایان ہون اور بعض کی نمایان نہون
تو پانی سب جگہ احتیاطاً پہونچائی اسیطرح پر کہ جلد پر جاری ہو جائی بعد ازان
داہنی ہاتہ کو دہوئی کہنیون سی اونگلیون کے سرے تک اور مرد پہلے
پانی کو پشت دست پر ڈالی اور عورت شکم دست پر اور دوسرے ہاتہ
کو اوس ہاتہ پر پہیری اسطرح سی کہ جانب فوق سی جانب تحت مین لاوے
اور وہان سی ہاتہ کو جانب بالا نہ پہیر لاوے بلکہ پہر دوبارا فوق سے
تحت مین لائی یہانتک کہ پانی سب جگہ بخوبی پہونچ جاوے اور پہر

دست راست کو بھی دھوئے اگرچہ تری سابق کی یعنی مرتبہ دوم
کی باقی ہو اور احوط یہہ ہی کہ پانی زیر ناخن بھی پہونچاوے اور ناخن
کترے یا میل ناخونکا کسی چیز سے نکال ڈالے بعد ازان دست چپ
کو بھی اسی طرح سی دھوئے بعد ازان مسح مقدم سر بجا لائے اور
بہتر یہہ ہے کہ بمقدار تین انگلیون کے تین انگلیون سی مسح کرے
اور بہتر یہہ ہے کہ دست راست سی مسح سر بجا لائے اور اسقدر
پانی ہاتہ مین نہ باقی ہو کہ جسپر اقل غسل صادق آئے پس جب چاہیے
مسح کرے تو ہاتونکو جہٹک دے تا کہ پانی کم ہو جاوے اور بالای سر
سے جانب زیر ہاتہ کو مسح مین کہینچے اور مراعات کرے اس امر
کی کہ تری پیشانی کی ہاتہ مین نہ لگے اور بہتر یہ ہی کہ داہنے ہاتہہ
سے داہنے پاؤنکا اور بائین ہاتہہ سی بائین پاؤنکا مسح کرے اور
چاہئے کہ مسح بقیہ آب سابق سی ہو اور آب جدید مسح کے لئے نہ لے
اور احوط یہ ہی کہ تمام کف دست سی مسح پا بجا لائے اور پہلی پاے
راست کو مسح کرے بعد ازان پای چپ کو اور سنت ہی کہ پہلے
ہاتونکو بند دست سی ایک مرتبہ دہوے اگر وضو بعد استنجا یا نوم
کے کیا ہو اور دو مرتبہ دہوئے اگر حدث غایط سی ہو اور غسل مین
تین مرتبہ دہوئے اور مستحب ہی کہ یہ دعا پڑہے جب چاہے لینا پانی

لیکے اوس سی ہاتھ دہوئے بسم اللہ و باللہ والحمد للہ الذی
جعل الماء طہورا ولم یجعلہ نجسا یعنی وضو کرتا ہون مین
برکت و مدد سی نام خدا کی اور اوسکی ذات مقدس کی اور حمد و ثنا
کرتا ہون اوس خدا کی کہ جسنی پانی کو پاک و پاکیزہ و پاک کرنیوالا گردانا
اور اوسے نجس نہ کیا بعد ازان کلی کرے اور کہی اللہم لقنی
حجتی یوم القاک واطلق لسانی بذکرک وشکرک واجعلنی
ممن ترضی عنہ یعنی خداوند العلیم تلقین فرما مجھی حجت میری
اوس روز کہ مین ملاقات کرون تجھسی یعنی جب ملائکہ تیری سوال
کرین مجھسی میرے اعتقادات سی قبر مین اور گویا کر میری زبان کو اپنی
یاد و شکر سے اور گردان مجھی اون لوگون مین سی کہ جن سی تو خوشنود
ہوا ہی اور بعد استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالنی کی کہے اللہم
لا تحرم علی ریح الجنۃ واجعلنی ممن یشم ریحہا وروحہا
وریحانہا وطیبہا یعنی خداوندا حرام نکر مجھپر بوی بہشت
اور گردان مجھی اون لوگون مین سی کہ جو بوی بہشت و نسیم بہشت کو
اور اوسکے پہولونکو اور خوشبو کو سونگہین گے اور بہتر یہ ہے کہ
تین مرتبہ مضمضہ و استنشاق کری اور جب منہ پہ پانی ڈالی تو
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور بعد منہ دہونیکی یا اثنا مین اوسکی کہی

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيهِ الْوُجُوهُ وَلَا تُسَوِّدْ
وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيهِ الْوُجُوهُ یعنی خداوندا سفید نورانی
کر میری منہ کو اوس روز کہ جسمین بعض منہ سیاہ ہونگی اور تیرہ وتار
نکر میرے منہ کو اوس دن کہ جسمین سفید ونورانی ہونگے بعضی منہ یعنے
بروز قیامت کو اور جب دے اپنا ہاتہ دہوئی توکہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي
كِتَابِي بِيَمِينِي وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا
یعنی خداوندا روز قیامت نامۂ عمل میرا میری داہنی ہاتہہ مین دے
اور وہ نامہ کہ جسمین بشارت ہوگی میری ہمیشہ بہشت مین رہنے
کی بائین ہاتہ مین دے اور حساب کر مجہسی ساتہ حساب کم اور آسانکے
بعد ازان جب بائین ہاتہ کو دہوئے توکہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي
بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُولَةً اِلٰى
عُنُقِي وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ یعنی خداوندا
روز قیامت نامۂ عمل میرا بائین ہاتہہ مین میری نہ دے اور نہ جانب
پشت سے اور ہاتونکو میری میری گردن مین مغلول نفرما
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری ان جامونسے اور لباسون سے کہ
جو قطع کئی گئی ہین کافرونکی لئے جہنم مین اور جب مسح سرکری توکہے
اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَعَفْوِكَ یعنی خداوندا

از سر تا پا گھیرلے مجھے رحمت اخروی اور برکت ہای دنیوی اور
آمرزش ومغفرت سی اپنی اور جب مسح پا کری تو کہے اللّٰھُمَّ ثَبِّتْ
قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ
فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی خداوندا
ثابت قدم کر مجھی روز قیامت پل صراط پر اور اوس روز کہ جسمین
کافرون اور گناہگارون کی قدمونکو لغزش ہوگی اور گردان رفتار
اور چلنی کو میری اوس امر مین کہ جو تیری خوشنودی کا باعث ہو
یعنی اوس راہ کو طی کرونمین کہ جسمین تیری خوشی ہو بعد ازان جب
متوجہ نماز ہو تو اذان و اقامت کہی اور اذان مین پہلی چار مرتبہ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے یعنی خدا بزرگ و برتر ہی اس سی کہ عقل کسی کی
اوسکی کنہ ذات تک پہونچی بعد ازان دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنی گواہی دیتا ہونمین اسکی کہ کوئی معبود قابل پرستش
و عبادت نہین بجز معبود یکتائی بحق کے کہ متصف ہے جمیع صفات
کمال سی بعد ازان دو مرتبہ کہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یعنی گواہی دیتا ہونمین اسکی کہ جناب رسالتمآب محمد مصطفے ص
صلی اللہ علیہ وآلہ فرستادہ خدا اور رسول خدا ہین اور دو مرتبہ
کہی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ یعنی بزودی تمام مستعد و آمادہ نماز ہو

بعد ازان دو بار کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح یعنی بزودی تمام متوجہ ہو
اوس چیز کیطرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ کہے
حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ یعنی بعجلت تمام متوجہ ہو طرف اوس عمل کے
کہ جسی جناب باری نے بہتر تمام عملونسی گردانا ہی اور وہ نماز ہے
بعد ازان دو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور اقامت مین دو بار اللہ اکبر کہنا اول مین کم کردے اور ایک مرتبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر مین اور بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے دو بار قَدْ قَامَتِ
الصَّلٰوۃُ کہی یعنی بدرستیکہ برپا ہوئی نماز اور اگر آخر اقامت مین بھی
دو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہی تو کچھ مضائقہ نہین بلکہ کیا بعید ہے کہ
دو دفعہ کہنا بہتر ہو اور مستحب ہی کہ درمیان اذان و اقامت
سجدہ مین جای اور کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّی سَجَدْتُ لَکَ
خَاضِعًا خَاشِعًا یعنی کوئی معبود بحق نہین بجز تیری ای پروردگار
میری سجدہ کیا مینی تجھے بکمال خضوع و خشوع اور اگر سجدہ نکرے
بلکہ فقط ایستادہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو بھی کافی ہے اور عورتون کو
اسقدر اذان و اقامت کی تاکید نہین جسقدر مردونکو ہی بلکہ وہ
اکتفا چار بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو بار اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور دو بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر کرسکتی ہین اور

تمام فصول اذان تو ایک ہی ایک بار کہین تو یہ بہی کافی ہی بلکہ
اگر فقط شہادتین یعنی اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے اکتفا کرین تو یہ بہی کافی
ہوگا اور تمام اذان و اقامت بہی کہہ سکتی ہین بشرطیکہ کوئی محرم
اونکی آواز نہ سنی اور اگر بعد شہادتین ایک بار یا دو بار بقصد برکت
نہ اس خیال سی کہ داخل و جزو اذان ہی کوئی شخص اَشْہَدُ اَنَّ
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ کہی تو کچہہ مضائقہ نہین یعنی گواہی
دیتا ہون مین کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
دوست جناب باری کی ہین اور خدائی اونہین صاحب اختیار
بہ نسبت امور خلایق کے گردانا ہی اور وہ حاکم و بادشاہ تمام
مومنین کے ہین اور کہنا مُحَمَّدٌ وَّ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ کا داخل اذان نہین
یعنی جناب رسالتمآب صلعم اور علی بن ابی طالب ع بہترین خلق خدا ہین
اور درمیان اذان و اقامت کے اس دعا کا پڑہنا مستحب ہے
اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّعَیْشِیْ قَارًّا وَّرِزْقِیْ دَارًّا وَّاجْعَلْ لِّیْ
عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مُسْتَقَرًّا وَّقَرَارًا
یعنی خداوندا دل کو میرے نیک و نیکی کنندہ گردان اور تمام حیات
اور زندگی کو میری خوشی اور شادمانی مین بسر کر یعنی تمام عمر مجہے

خوش رکھ اور روزی مجھی بکثرت بدون مشقت عطا فرما اور
گردان مجھے لئے قریب قبر جناب سالتمآب صلعم محل قرار وجا بود و باش
حال حیات مین اور بعد ممات کی اور مرد کی لئے مستحب ہے کہ جب
نماز کی لئے ایستادہ ہو تو دونون پاؤن مین اوسکی بقدر ایک وجب کے
فاصلہ ہو اور اگر چار اونگل کا ہی فاصلہ ہو تو یہ بہی کافی ہی لیکن
بقدر چار انگشت کشادہ کی ہو اور چاہئی کہ دونون پاؤن باہم
متحاذی اور برابر ہون اور اونگلیان پاؤنکی متوجہ قبلہ کیجانب
ہون اور قبلہ سی منحرف نہون اور ہاتہونکو زانو و نپر محاذی زانو و نکے
لٹکادی اور اونگلیونکو باہم متصل رکھی بعد ازان سات بار اللہ اکبر
کہی چہ بار بہ نیت استحباب اور ساتوین دفعہ بہ نیت وجوب یا یہ کہ پہلے
تین بار اللہ اکبر کہی اور ہر تکبیر مین دونون ہاتہونکو بلند کرے
نرمہ گوش تک اور کف دست کو متوجہ قبلہ رکہی بعد اوسکی یہ دعا پڑہے
اللھم انت الملک الحق المبین لا الہ الا انت سبحانک و
عملت سوء او ظلمت نفسی فاغفر لی ذنبی انہ لا یغفر الذنوب
الا انت خداوندا تو ہی بادشاہ ہی اور ثبات و دوام کسی معبود کے
لئی نہین بجز تیری پاک و پاکیزہ جانتا ہون مین تجھے اور منزہ گردانتا ہون
تجھی اون سب چیزونسی کہ لائق تیری جلال فرات اور کمال صفات کی نہین

اور حمد و ثنا کرتا ہون مین تیری اور شکر کرتا ہون تیری نعمتون کا خداوندا
بد کیا مینے اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مرتکب ہونے گناہون کی پس عفو کر
میرے گناہونکو بدرستیکہ کوئی عفو کرنیوالا گناہونکا نہین بجز تیری بعد ازان
دو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑہے لبیک وسعدیک والخیر
فی یدیک والشر لیس الیک والمھدی من ھدیت عبدک
وابن عبدیک ذلیل بین یدیک منک وبک ولک والیک لا ملجا
ولا منجی ولا مفر ولا مھرب منک الا الیک سبحانک
وحنانیک تبارکت وتعالیت سبحانک ربنا ورب البیت الحرام
یعنی ایستادہ ہون تیری خدمت مین بعد ایستادہ ہونیکی مکرر یعنی ہمیشہ
خدمت مین تیری ایستادہ ہون یا یہ کہ چونکہ تونے مجھے نماز کے لئے طلب فرمایا
تو مینے لبیک اجابت کہی اور لبیک گویا ن تیری خدمت مین نماز کے
لئے حاضر ہوا اور ہمیشہ تابع فرمان ہون تیرا اور نیکیان دنیا و آخرت کی
سب تیرے قبضۂ قدرت مین ہین اور بدی تیری جانب سے نہین اور تیری بارگاہ
جلالت مین بدی کو کسیطرح کی راہ ہی ہدایت اوسی شخص نے پائی ہے کہ
جسے تونے ہدایت کیا مین تیرا بندہ ہون اور میرے والدین بھی تیرے بندے
تہے پس مین غلام زادہ و کنیز زادہ تیرا ہون کہ خدمت مین تیری ایستادہ ہون
تہ مہی سبب سے ہی ابتدا میری وجود کی اور تیری ہی مدد سے بقا میری ہی اور

تیری جانب سے ہی مدد میری اور تیری ہی لئی ہین تمام کام میرے اور تیری ہی جانب ہی بازگشت میری اور نہین ہی کوئی پناہ اور جا ہے گریز تجھسے مگر خاص تیری جانب پاک و پاکیزہ و منزہ جانتا ہون شان کبریائی کو تیری غبار سے اون چیزونکی کہ سزاوار نہین تیرے لئی اور سوال کرتا ہون تجھسی ہمیشہ تیری رحمت و مہربانی کا اور وسیلہ او سی ان تمام برکتونکا تو ہی ہی دنیا و آخرت مین اور تو بلند و برتر ہی اس امر سی کہ کُنہ ذات کا تیری عقل و وہم ادراک کر سکی مقدس و منزہ ہی تو اہی پروردگار خانہ کعبہ یعنی معبود اور اصل مقصود میری عبادت سے تو ہی ہی نہ یہ کہ ہم خانہ کعبہ کو عبادت کرتی ہین اور ہم متوجہ کعبہ کیجانب اور قبلہ رو فقط تیرے حکم سی ہوئی بعد ازان ایکبار تکبیر کہی پھر نیت کری کہ مثلاً نماز صبح بجا لاتا ہون دو رکعت اس سبب سی کہ وہ واجب ہی قربۃً الی اللہ یعنی واسطی حصول قرب و خوشنودی جناب باری کے اور فقط اس مضمون کا خاطر مین گذرنا اور ارادہ نماز ہونا نیت ہی تلفظ نہ چاہیی پھر بعد نیت تکبیرۃ الاحرام یعنی اللّٰہُ اَکبَرُ کہی اور یہ دعا پڑہے وَجَّهتُ وَجهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبرَاهِیمَ وَدِینِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَمِنهَاجِ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیہِ حَنِیفًا مُسلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ المُشرِکِینَ اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی

لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْن
یعنی رو ہے دل کو اپنے متوجہ کیا مینے طرف اوس خالق کے کہ جسنے بے مادہ
و مدت محض قدرت کاملہ سے پیدا کیا تمام آسمانوں اور زمینونکو درحالیکہ
مین ملت یگانہ پرستی پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہون اور دین حق
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ مین اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام
پر تمام اصول دین اور فروع دین مین راسخ الاعتقاد و ثابت قدم
ہون اور شرک و کفر اور تمام باطل نہ ہون اور دینون سے نفرت
رکہتا ہون اور مائل ہون دل وجان سے طرف تیری توحید اور دین حق
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے
اور مطیع و منقاد ہون اونکی جمیع اوامر و نواہی کا اور اون لوگونمین
سے نہین ہون کہ جو شرک و کفر کرتے ہین نہ مرتکب شرک جلی ہوتا ہون
مثل بت پرستی کی اور نہ شرک خفی کرتا ہون مثل ریا کی اور متابعت
اور پیروی غیر ائمہ اطہار کے بدرستیکہ نماز میری اور نسک میرا یعنے
قربانی میری یا حج میرا یا سب عبادتین میری اور زندگی میری اور
انتقال کرنا میرا یعنی جس حال پر ہون زندگی مین اور جو کچھ کہ پہونچیگا مجھکو
اور گذریگا مجھپر بعد انتقال کے وہ سب خالص اور پاک ریا وغیرہ سے ہے
خاص اوس خدا کے لئے کہ پروردگار تمام عالم کا ہے اور کوئی شخص اوسکا شریک

وہمسر پیدا کرنیمین عالم کی اور معبودیت و استحقاق عبادت مین نہین
یعنی عبادت تو نہین کسی کو سواتہہ اوسکی شریک نہین کرتا اور ساتھ اسکے
ماموز ہون جانب سی پروردگار کے کہ بہ یگانگی اوسکی پرستش و عبادت
کرون اور مین منجملہ اوسکے مطیعون اور فرمان بردارونکی ہون آور یہ
کلمات حقیقت مین نیت نماز ہین اور عمدہ اوس چیز کا کہ جو عبادت مین
معتبر ہی اخلاص نیت اور خلوص اعتقاد ہی کہ جوان فقرات مین
مذکور ہوا بعد ازان کہی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ یا یہ کہی
اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین اور التجا کرتا ہون بیچ طرف اوس معبود بحق اور خداوند مطلق
کی کہ جو تمام کلامونکو سنتا ہی اور عالم و دانا ہی تمام معلومات سی اور بخوبی
واقف و آگاہ ہی عمال و افعال سی بندونکی اور اونکی نیتونسی شیطہ وسوسہ
سی اوس دیو سرکش کے کہ جو فریب دیتا ہی خلق کو اور دور ماندہ ہی رحمت
الٰہی سی اور رجیم ہی یعنی سنگسار ان کیا ہی اوسی ملائکہ نی اوس وقت کہ جب
آسمان سی اوسکا اخراج کیا گیا ہی یا تیر شہاب سی تیرباران کیا گیا ہی یا
لعنت خدا و لعنت خلق خدا سی مرجوم ہوا ہی بعد ازان سورہ حمد
پڑہی بقصد وجوب اور ایک سورہ پڑہی بہ نیت قربت اور چونکہ قرات
سورہ حمد نماز مین واجب ہی اور بعد اوسکی بہتر تمام سورونمین سورہ قل ہو اللہ

اور سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰا ہی لہذا ترجمہ اون سورون کا بطریق اجمال
اس رسالہ مین مناسب ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی مدد
چاہتا ہون نام سی اوس خدا کے کہ سزاوار عبادت ہی اور متصف ہی
جمیع صفات کمال سی اور رحمان ہی یعنی نعمتین عام عطا کرتا ہی تمام
خلق کو اور رحیم ہی یعنی خاص رحمتین اور نعمتین عطا فرماتا ہی مومنونکو
دنیا اور آخرت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی جمیع ستایشین
اور تعریفین مخصوص اوس پروردگار کو ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مربی
تمام عالم کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا یہ فقرہ ازراہ تاکید مکرر فرمایا
یا یہ کہ مراد رحمن و رحیم سی بسم اللہ مین بہ نسبت نعمات دنیائی اور اس مقام
مین بہ نسبت آخرت کے ہی کہ دوبارا اپنی بندونکو پیدا کریگا اور رحمت بخشیگا
اور مومنونکی گناہ معاف کرکی اونہین داخل بہشت عنبر سرشت فرمائیگا
مٰالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی جزا دہندہ روز جزا ہی یا متصرف ہوگا
امور روز جزا مین روز قیامت اور بعض قاریون نے مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ
پڑہا ہی بدون الف کی اور فتح میم اور کسر لام سی یعنی بادشاہ روز قیامت
اور یہ دونو قرائتین جائز ہین لیکن چونکہ اکثر روایتون سی قرائت اولی
ثابت ہوتی ہی پس شاید ترجیح دینا اوسکا یعنی مٰالِكِ پڑہنا اولی ہو
اور چونکہ بسبب استعاذہ اور پناہ مانگنی کی شیطان رجیم سی اور مدد طلب کرنے

درگاہ اقدس الٰہی سے اور یاد کرنے سے اور غور کرنے سے صفات کمالیہ جناب باری مین اور یاد کرنے سے روز قیامت کے بعد اوسکے کہ نہایت بعد حاصل تھا اسی خدا سے فی الجملہ قرب حاصل ہوا اور بعد کمال ہجران وجدائی کے فی الجملہ وصل بہم پہونچا پس گویا کہ مقام غیبت سے محل انس وحضور مین حاضر ہو کے بطور خطاب عرض کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی خاص تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور یہان پر اورونکو بھی شریک کیا اور یہ نہ کہا کہ خاص تجھی کو عبادت کرتا ہون مین تا کہ شاید عبادت سے اورونکی اونکی عبادت کے ساتھہ اسکی بھی عبادت قبول ہو جاے اور چونکہ یہہ کلام موہم اسکا تہا کہ متکلم فخر ومباہات عبادت پہ کرتا ہے اور اپنے تئین عبادت مین مستقل جانتا ہے لہذا بعد اوسکے فرمایا وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی خاص تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم نہ سوا تیرے اور کسی سے تمام امور مین خصوصًا عبادت مین اور پوشیدہ نرہے کہ دعا کے آداب مین سے یہ ہے کہ جب دعا مانگنے لگے تو پہلے حمد وثناے الٰہی کرے نعمات الٰہی کی اور ابتدا بہ بسم اللہ کرے پس بنابرین اس سورہ کی ابتدا مین بسم اللہ سے اور حمد خدا سے ابتدا کی گئی اور اسی طرح پر چونکہ آداب معینہ ومقررہ سے یہہ ہی کہ ...

صفات کمالیہ جناب باری کا ہوا اور برکت و مدد سے اوسکے نام
اور ذات وصفات کی دعا کرے تاکہ باعث دعا کی قبول ہونیکا ہو
تو اس سبب سے اس سورہ مین پہلے ذکر جناب باری کا اور اوسکی
صفات کمالیہ کا ہی ہوا خلاصہ یہہ کہ جب تسمیہ و تحمید اور بیان
ذات وصفات سے جناب باری کے کہ یہہ سبب و وسیلے قبول دعا
کے ہین فارغ ہوا اور دیکہا کہ دعا کو خدا تعالی اسباب عبادتون سے
زیادہ دوست رکہتا ہی اور وہ اعظم اسباب قرب رب الارباب سے ہی
خصوصًا دعای حصول راہ راست کہ اعظم مطالب سے نزدیک ارباب یقین
کی ہی اور مبدا اور موقوف علیہ تمام نعمات جناب باری کا ہی لہذا
شروع دعای حصول راہ راست وسبیل نجات مین کی اور فرمایا
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہدایت و رہنمائی فرما ہمارے طرف
راہ راست کی یعنی راہ حق کی اسلئے کہ راہ حق کی راست ہے
یعنی سیدھی پہونچتی ہی بہشت صوری و معنوی کی جانب اور اسمین
افراط و تفریط و غلو و تقصیر کو دخل نہین اسلئے کہ جس شخص نے
کسی امر مین غلو کیا وہ جانب راست کو حق سے منحرف ہوا اور جسنے
کہ تقصیر کی تو وہ راہ حق چہوڑ کے اوسکی بائین جانب بہک گیا جیسا
فرمایا ہی کہ راہ راست وچپ گمراہ کنندہ ہی اور حق طریق وسط ہے

یعنی

یعنی جادۂ راہ مثل اسکے کہ بعض لوگون نی باب باب مدینہ علم یعنی حضرت امیرؑ کے حق مین غلو کیا ہی اور انحضرت کی خدائی کے قایل ہوئی ہین یا اونہین جناب رسالتمآبؐ سی معاذ اللہ بہتر و افضل جانتے ہین اور بسبب اس غلو کے گمراہ ہوئی ہین اور بعضی بسبب انکار امامت اوس جناب کے کافر ہوئی ہین مثل خوارج کے اور راہ راست اور راہ وسطا اون لوگون سے نے پائی کہ ہے کہ معتقد امامت جناب امیرؑ کے ہین بعد حضرت بشیر نذیرؐ کے بلا فصل اور قایل ہین امامت کے گیارہ بزرگوارون کی اونکی اولاد سی اور بہ ترتیب اونہین امام جانتی ہین اور متابعت اور پیروی اون حضراتؑ کی گفتار و رفتار و کردار مین اپنی اوپر واجب کی ہی اور جیسا کہ یہہ لوگ دنیا مین راہ راست پر ہین اسیطرح آخرت مین بہی پل صراط پر سے بسہولت و آسانی تمام گذر کرینگے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ صراط دو ہین ایک صراط دنیا کہ محبت و پیروی اہلبیت رسالتؐ ہی اور دوسری صراط آخرت کہ راہ بہشت ہی مومنون کی لئے اور روی جہنم پر اوسی نصب کیا ہی اور مومنین جیسا کہ صراط دین حق پر ثابت قدم رہے ہین اوسی طرح اوس صراط آخرت پر سے بہی ثابت قدم عبور کرینگے بہشت عنبر سرشت کی جانب

اور اخبار مستفیضہ عامہ وخاصہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم
علی ابن ابیطالب ہین یعنی محبت وپیروی اوس جناب کی اور
اماموں کی اونکی ذریت سی پس خلاصہ ترجمہ یہ ہوا کہ خداوندا
ہمین ایمان پر ثابت قدم رکھہ اور بکمال مرتبہ یقین پر فائز کر
اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت وپیروی انبیا واوصیا کی حاصل ہوتا ہی
تو اوسکی جانب اشارہ اسطور پر فرمایا صراط الذین انعمت
علیہم یعنی راہ راست راہ اون لوگون کی ہی کہ جنکو نعمت
عطا کی تونے اور مراد نعمت سی نعمت دنیا نہین اسلئی کہ خدا نے
نعمت دنیا کو عام فرمایا ہی بہ نسبت مومنون اور کافرون اور
صالحون اور فاسقون کے بلکہ کافرون اور فاسقونکو زیادہ نعمت دنیا
عطا فرمائی ہے پس مراد نعمت سی نعمت دین اور محبت وقرب
رب العالمین ہی چنانچہ ایک اور آیت مین شان شیعیان اہلبیت
عصمت وطہارت مین فرمایا ہی کہ جو کہ اطاعت خدا ورسول سے
محبت وپیروی مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اور امامونکی
اونکی ذریت سی پس وہ بہشت مین اون لوگونکے ہمراہ ہونگے
کہ جن پر انعام فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی اسنے پیغمبرون اور صدیقون
اور شہیدون اور صالحون مین سی اور یہ لوگ اچھے رفیق وہمنشین ہین

اور

اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ مراد پیغمبر دن سی جناب
رسالت مآب ہین اور صدیقون سے حضرت امیر علیہ السلام اور
شہید ونسی حضرت امام حسن علیہ السلام و حضرت امام حسین علیہما السلام
اور صالحون سی تمام ائمہ ہدی علیہم السلام پس مراد اس آیہ سی یہ ہے
کہ راہ جناب رسالتمآب صلعم کی اور اونکی اہلبیت کی مجھے تعلیم فرما
اور مجھے تابع اونکا گردان اور چونکہ اس آیت مین عمدہ ارکان ایمان
یعنی محبت و پیروی دوستان خدا کیجانب اشارہ کیا اور دشمنی
و تبرائی دشمنان خدا سے بھی ارکان ایمان سی ہے اور دشمنان خدا
کی دو قسمین ہین ایک وہ لوگ کہ اونہون نے دیدہ و دانستہ محض
حصول دنیا کی لئے راہ حق سی اعراض کیا ہی اور دوسرے وہ لوگ ہین
کہ بسبب نادانی کے اونکی متابعت اور پیروی کرتی ہین مثل اکثر
عوام کالانعام کی پس پہلی اشارہ قسم اول کیجانب کیا اور فرمایا
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ یعنی نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب نازل کیا ہے
تونے اونپر کہ وہ دیدہ و دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت کے
کرتے ہین بعد ازان اشارہ دوسری قسم کیجانب کیا اور فرمایا
وَلَا الضَّالِّينَ یعنی اور نہ راہ اون لوگون کی کہ وہ از راہ نادانی
اور بی فہمی کے گمراہ ہوئی ہین اور اکثر احادیث سی بھی ثابت

ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ یہود ہین اور
ضَآلِّیۡن نصاری ہین اور بعضون نی کہا کہ مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وہ
لوگ ہین کہ جو اصول دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ضَآلِّیۡن وہ
لوگ ہین کہ جو فروع دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ترجمہ سورہ قدر
یہ ہی اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ یعنی بدرستیکہ ہمنی اتارا
قرآن مجید کو شب قدر مین یعنی اونیسوین شب یا اکیسوین شب
یا تیئیسوین شب مین اور اکثر احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ شب
تیئیسوین ماہ رمضان کی ہی اور مراد شب قدر سی یہ ہی کہ خدا تعالے
اوس شب معین مقرر و مقدر فرماتا ہی اون تمام امرون کو کہ جو سال تک
ہونیوالی ہوتی ہین اور اختلاف ہی اسمین کہ قرآن مجید کے اوس شب مین
نازل ہونیکے کیا معنی ہین بعضون نی کہا کہ ابتدا قرآن کے نازل
ہونی کی اوس شب کو ہوئی اور بعض کا یہ قول ہی کہ ختم نزول
اوس شب مین ہوا اور بعضی کہتی ہین کہ تمام قرآن اوس شب کو لوح محفوظ
سی بیت المعمور مین نازل ہوا اور عرصہ تیئیس سال مین آیہ آیہ اور
سورہ سورہ بحسب مصالح نازل ہوا وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَۃُ
الۡقَدۡرِ اور کہان سی جانا تو نے کہ شب قدر کیا ہی اور کیا فضیلت
رکھتی ہی لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ یعنی شب قدر

بہتر ہی ہزار مہینوں سی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ
عبادت شب قدر بہتر ہی عبادات سی ہزار مہینونکی کہ اون مین
شب قدر نہو اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم
نے خواب مین دیکھا کہ بنی اُمیہ انحضرت صلعم کے منبر پر مثل بوزنہ بندرون
پر صعود کرتے ہین اور لوگ پس پشت کی جانب برگشتہ ہوتی ہین
پس حضرت صلعم نہایت ملول و رنجیدہ ہوئے پس حضرت جبرئیل ع
اس سورہ کو حضرت کی تسکین و تسلی کے لئے ہمراہ اپنے لیکر نازل ہوئے
کہ شب قدر تمہارے لئے اور تمہارے اہلبیت کے لئے اور اونکے شیعون
کے واسطے ہے قرب و کرامت و نعمت الٰہی مین کہ اونکے لئے اس شب
مین حاصل ہو بہتر ہے اون ہزار مہینوں سے کہ اونمین بنی امیہ
سلطنت کرین اور اونمین شب قدر نہو تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ہمیشہ روز قیامت
تک نازل ہوتے ہین فرشتے اور روح کہ اعظم ہے فرشتون سے
اوس شب مین امام زمان علیہ السلام پر بموجب حکم جناب باری کے
واسطے کرنے اور بیان کرنے ہر امر کے کہ مقدر ہوا ہی ہر شخص کے لئے
اوس شب مین یا ہر امر مین کہ متعلق مصالح بندونسے ہووین دنیا
مین اونکی سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی باعث سلامتی ہے

یہ شب دوستان خدا کی لئی طلوع صبح تک یا ملائکہ و روح تا صبح
خدمت بابرکت امام علیہ السلام مین حاضر ہوتی ہین اور سلام
عرض کرتے ہین اوس جناب پر یا یہ کہ روی زمین پر نازل ہوکے
جانب جناب باری سے سلام کرتے ہین ہر مومن پر کہ مشغول
نماز ہین یا رکوع یا سجود یا دعا مین ہو طلوع صبح تک اور احادیث
اس باب مین بہت وارد ہین کہ یہ رسالہ گنجایش اونکے بیان کی
نہین رکھتا اور لیکن تفسیر سورہ توحید پس پوشیدہ نہ ہی کہ امام حق
ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ کچھ یہودی
خدمت بابرکت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حاضر
ہوئی اور عرض کیا کہ صفت و حال اپنے پروردگار کا ہمسی بیان
کیجئے پس یہ سورہ نازل ہوا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہو اے
محمد کہ وہ خدا کہ جسکے حال و صفت سی تمنے سوال کیا وہ خدا
ہی کہ مستحق عبادت کا ہی اور خالق جمیع ممکنات کا ہی اور مجمع
جمیع صفات کمال کا ہی اور عقلین ادراک ذات و صفات مین
اوسکی دخل نہین رکھتین اور وہ مرکب اعضا و اجزا سی نہین او
بسیط مطلق ہے اور اجزای خارجیہ ذہنیہ اور عقلیہ ور وہمیہ
نہین رکھتا اور کوئی صفت موجودہ کہ زاید اوسکی ذات پر ہو

ہمزہ بار

نہین رکھتا اور خداوندی ہین شریک نہین کہتا اَللّٰہُ الصَّمَدُ
یعنی پروردگار معبود بحق صمد ہی یعنی تمام خلق تمام امور نمین
اپنے اوسکی جانب محتاج ہین اور وہ آپنے کسی امر مین کسی کی جناب
محتاج نہین اور سب چیزین اوسکے سبب سی قایم ہہین اور وہ
کسی چیز کے سبب سی قایم نہین اور وہ بالفعل من جمیع الوجوہ
کامل ہے اور محل حوادث و انفعالات نہین لَمْ یَلِدْ یعنی کوئی
اوس سی متولد نہین ہوا جیسا کہ بعض کفار گمان کرتی ہین کہ ملائکہ
خدا کی بیٹیان ہین یا جیسا ترسائی کہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ خدا کے
بیٹے ہین یا جسطرح بعض یہود کہتی تہے کہ معاذ اللہ حضرت عزیر
خدا کی بیٹے تہے وگرنہ چاہئے کہ خدا بہی جسم ہو مثل اونکی اور
اونہین کی نوع سی اور اونکا ہمجنس ہو اور مثل اونکی مرکب ہو اور محتاج
و ممکن ہو اور محتاج کسی خالق و موجد کیجانب ہوتا کہ وہ اوسی ایجاد
کری اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ تتمہ تفسیر لفظ
صمد سی ہے یعنی کوئی چیز کثیف اوس سی متولد نہین مثل فرزند و بول
و غایط و منی و بلغم کے اور سوای اونکی جو جو کثافتین ہین کہ مخلوقون
سی متولد و جدا ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز لطیف مانند نفس و کلام
و آواز کے اوس سی ظاہر ہوتی ہے اور اور حوادث سی مثل ہنیک

وخواب وخطورات قلب وغم واندوہ وشادی وگریہ وبیم وخوف
وامید ورغبت وترس وماندگی وگرسنگی وتشنگی وسیری وسیرابی
سی پاک وپاکیزہ ہی وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی اور نہ زائیدہ ومتولد ہوا ہی
وہ کسی سی اور اوسکی ماباپ نہیں اور یہ رد ہی نصاری پر کہ باوجودیکہ
وہ حضرت عیسیٰ کو خدا جانتی ہین پھر معترف ہین اسکی کہ وہ حضرت
مریم سی متولد ہوئی ہین اور حضرت مریمؑ اونکی والدہ ہین حالانکہ
خدا موجود بذات خود ہی اور وجود اوسکا مستند کسی علت وسبب
کی جانب نہین اور حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا
کہ یعنی کسی چیز سی متولد نہین ہوا ہی اور کسی چیز سے باہر نہین آیا
اور حال اوسکا مثل اور اشیائی کثیفہ کی نہین کہ وہ عناصر سی خارج
ہوتی ہین یا مثل حیوان کے کہ دوسرے حیوان سی متولد ہوتا ہی اور مثل
گیاہ کے کہ زمین سی روئیدہ ہوتی ہے اور نہ مثل پانی کے کہ چشمہ اور
منبع سی ظاہر ہوتا ہی اور نہ مثل اشیاء لطیفہ کی کہ اپنے مرکز ومقام
سی ظہور پاتی ہین مثل بینائی کے آنکھہ سی اور سماعت کان سے
اور قوت شامہ ناک سی اور ذائقہ دہن سے ظاہر ہوتی ہین
اور دانائی وتمیز دل سی ناشی ہوتی ہے اور آتش سنگ سی پیدا
ہوتی ہی بلکہ خدا وہ صمد ہی کہ نہ کسی علت وسبب سی پیدا ہوا ہی

اور نہ کسی ایسی چیز مین ہی کہ محتاج مکان ہو مثل جسم کی یا عرض کی
کہ محتاج محل ہوتا ہی مثل سیاہی وسفیدی کی اور نہ کسی چیز پر
نشستہ ہی مثل بادشاہ کی کہ تخت سلطنت پر بیٹھتا ہے اور
سب ممکنات کو کتم عدم سی منصۂ شہود و وجود مین لایا ہی اور
سب کو اوسنے اپنی قدرت کاملہ سی خلعت ہستی پہنایا ہے اور
پھر شربت ممات چکھائیگا اور جسی چاہیگا اوسی زائل و فانی فرمائیگا
اور جسی چاہیگا باقی رکھیگا اور جسکی فنا مین مصلحت ہوگی اوسی فنا
کر دیگا وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات و
مخلوقات سی اوسکا کفو و مثل و شبیہ و نظیر نہین ہی یس نہ جسم
ہی کہ مشابہ اجسام ہو اور نہ جوہر ہی [illegible]
ہی کہ مشابہ اعراض ہو اور محتاج محل ہو اور خداوند کی [illegible]
یل و نظیر نہین رکھتا اور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین ع
علیہ السلام سی لوگون نی استفسار کیا تفسیر [illegible] سورہ کی تو
حضرت ع نی جواب مین فرمایا کہ خدا احد ہی بدون آنکی کہ کسی نوع کی
تعدد اوسکی ذات و صفات مین ہو اور صمد ہی یعنی اسکی کہ اعضا
و اجزا رکھتا ہو اور کوئی فرزند نہین رکھتا کہ وارث اوسکی سلطنت
و بادشاہی کا ہو اسلئی کہ جو شخص صاحب فرزند ہی لابد ہی کہ وہ جسم

رکھتا ہو اور معرض فنا مین ہو اور اوسکی بادشاہی منتقل ہو کسی اور کی جانب اور جناب باری کسی سے متولد نہین ہوا نہین تو وہ خداوندی کا زیادہ تر مستحق ہوتا ہی اور لااقل کہ شریک حکومت وخداوندی ہوتا ہی اور تفسیر اس سورہ کریمہ کی اسقدر ہی کہ اگر طویل وعریض کتابون مین لکھی جاے تو بھی ایک عشر عشیر نہ بیان ہو سکے اور مستحب ہی کہ جب اس سورہ سے فارغ ہو خواہ نماز مین یا غیر نماز مین تو تین بار کہی کذالک اللہ ربی یعنی اسیطرح ہے وہ خدا کہ جو پروردگار میرا ہی اور بہتر اون تمام سورونمین کہ جو نماز مین پڑہی جائین یہی دونون سورے ہین اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ نہایت تعجب ہی اون لوگون اوس شخص سے کہ یہہ دونون سورے نماز مین نہ پڑھے کہ کیونکر نماز اوسکی قبول درگاہ ایزدی ہوتی ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ پہلی رکعت مین انا انزلناہ کہ یہہ سورہ جناب رسالتمآب اور اونکی اہلبیت اطیاب کا ہی اور اونہین اپنا شفیع گردانے اور سبب اونکی توسل کری طرف جناب باری کی اور دوسری رکعت مین سورہ توحید پڑھے اسلئے کہ بعد اوس سورہ کے مطلق دعا مستجاب ہوتی ہے یا یہہ کہ خاص وہ دعا کہ قنوت مین پڑھی جاتی ہے اور ایک روایت سے عکس اسکا مستفاد

ہوتا ہی

ہوتا ہی اور دونو صورتونمین کچہ مضائقہ نہین اور فضیلت ان
دونون سورتونکی احادیث مین بہت وارد ہی لیکن مستحب ہے کہ
روز دوشنبہ و پنجشنبہ نماز صبح مین سورہ ہل اتی پڑہی اور نماز
مغرب و عشا مین شب جمعہ کی رکعت اولی مین سورہ جمعہ اور رکعت
ثانیہ مین سبح اسم ربک پڑہی اور اگر دوسری رکعت
مین سورہ قل هو الله پڑہی تو بہتر ہی اور نماز صبح مین روز جمعہ
پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین سورہ قل ہو اللہ
پڑہی اور نماز جمعہ مین اور نماز ظہر اور نماز عصر مین روز جمعہ پہلی رکعت
مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین سورہ منافقین پڑھے
اور نماز عشا مین تمام شبونمین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور سورہ
قل ہو اللہ پڑہی پس جب وہ سورہ نماز مین تمام ہو تو اندک
تامل کری بعد ازان ہاتونکو بلند کری اور کہی اللہ اکبر
بعد ازان رکوع مین جاے اور واجب ہے کہ رکوع مین اسقدر جہکی کہ
ہاتہہ اوسکی زانوون تک پہونچ جائین اور مردون کو مستحب ہے
رکوع مین اسقدر جہکنا کہ پشت ہموار و برابر ہوجاے اور پستی و بلندی
اوسمین باقی نرہے اور زانونکو بلند نرکہی بلکہ پشت کی جانب
کہینچ لے اور پاؤن کشادہ ہون اور عورتون کو مستحب ہے

کہ بہت خم نہون بلکہ فقط اوسیقدر خم ہون کہ ہاتھہ اونکی زانوون
تک پہونچ جائین اور ہاتونکو زانوونپر نہ رکھین بلکہ بالای زانو
رکھین ران پر اور ہاتونکو باخود متصل رکھین اور ہر ایک ذکر رکوع
مین کافی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
کہی یعنی پاک و پاکیزہ و مقدس و منزہ جانتا ہون اپنے پروردگار
بزرگ کو اون سب چیزونسی کہ قابل اوسکی عظمت و جلال کے نہین ہین
اور لایق اوسکی کبریائی و جبروت کی نہین ہین حالانکہ شکر و ستایش و
حمد و ثنا کرتا ہون اوسکی اس نعمت پر کہ مجھی توفیق اپنے تنزیہ و تحمید کی
عطا فرمائی اور ایک مرتبہ کہنا اسکا کافی ہی اور پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ
کہنا بہتر ہی اور جب رکوع سی اوٹھی اور سیدھا کھڑا ہو تو کہی سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی خدا نی سنا اور
اجابت فرمائی اور جزا خیر دی اوس شخص کو کہ مشغول عبادت و ستایش
مین ہوا اوسکی اور جمیع ثنائین اور ستائشین خاص اوس خدا کی لئی ہین کہ
جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنی سی مستحب
عمل مین آتا ہی پس اللّٰہُ اَکْبَرُ کہی ہاتھہ اوٹھانی کیوقت اور جب
تکبیر سی فارغ ہو تو سجدہ مین جا اور مرد کو مستحب ہے کہ سجدہ مین جانے کے وقت
پہلی ہاتھہ زمین پر رکھی بعد ازان زانو رکھی اور مستحب ہے عورتونکو کہ زانوونکو

ہاتونسی

ہاتو نسی پہلی زمین پر رکھی اور سجدی مین پیشانی زمین پر رکھی یا اوس چیز
پر کہ جو زمین سی روئیدہ ہوئی ہو اور اوسی کھاتی اور پہنتی نہون اور مستحب ہی
کہ سجدہ خاک کربلا پر ہو یعنی سجدہ گاہ خاک شفا کی ہو یا زمین کربلا
پر سجدہ کری اور چاہیی کہ دونو کف دست اور زانو اور انگوٹھی پاون کے
سجدی مین متصل بزمین ہون اور زور اوسکی بدن کا سب اعضا پر ہو اور سجدی
مین بینی کا متصل بزمین رکھنا سنت ہی اور مستحب ہی کہ مرد سجدی مین
ہاتھ اپنی کشادہ رکھی اور کسی چیز سی متصل نکری اور اعضا اوسکی ایک دوسر
سی جدا ہون اور عورت کو مستحب ہی کہ اعضا اپنی باہم متصل رکھی اور
ہاتھونکو ذراع تک زمین پر لٹا دی اور درست سجدی مین جاکی ذکر الٰہی
کری اور بہتر یہہ ہی کہ سُبحانَ رَبِّیَ الاَعلٰی وَبِحَمدِہٖ یا پانچ
مرتبہ یا سات مرتبہ کہی اور ایک بار بہی کہنا کافی ہی اور معنی اوسکے
یہہ ہین کہ منزہ و مقدس جانتا ہون اپنی پروردگار کو کہ سب چیزونسی
بلند ہی بسبب مرتبہ اور برتر ہی اون سب چیزونسی کہ اوسکی عظمت و رفعت
کو سزاوار نہین ہین حالانکہ مین مشغول ہون حمد و ثنا مین اوسکی
بسبب اسکی کہ اوسنی مجہی توفیق اپنی تنزیہہ و تحمید و تعریف کی دی بعد
ازان سجدی سی سر بلند کری اور سیدھا بیٹھی اور پشت پا راست کو
شکم پای چپ سی متصل کری بعد ازان ہاتھ کانون تک اوٹھاکے

اَللہُ اَکبَرُ کہے اور کہے اَستَغفِرُ اللہَ رَبّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ
یعنی طلب آمرزش و مغفرت کرتا ہون اپنے پروردگار سے اور رجوع
کرتا ہون اوسکی جانب اور باز آتا ہون گناہونسے پہر اللہ اکبر
کہے اور دوسرے سجدے مین جاے مثل سجدۂ اولی کے پہر جب دوسرے سجدے
سے فارغ ہوکے درست بیٹھہ چکے تو اللہ اکبر کہے بعد ازان دوسری
رکعت کے لئے اوٹھے باین طور کہ پہلے زانوون کو زمین سے اوٹھاے بعد ازان
ہاتونکو اور اوٹھنے کیوقت کہے بِحَولِ اللہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُومُ وَاَقعُدُ
یعنی مددسے اوس خداکی کہ وہ برتر ہے اس امر سے کہ عقل کسی کی اوسکی
کُنہ ذات تک پہونچ سکے اور توانائی سے اوسی خداکی اوٹھتا ہون مین
اور بیٹھتا ہون اور عورتون کو مستحب ہے کہ پہلے ہاتونکو اوٹھائین بعد
ازان زانوونکو اور ایسا نکرین کہ جانب عقب بلند ہو اور جب
اوٹھہ چکے اور سیدہا کہڑا ہو تو سورہ حمد بہ نیت وجوب اور ایک اور
سورہ بہ نیت قربت پڑہے اور بہتر یہہ ہے کہ سورۂ قل ہو اللہ
پڑھے بعد ازان قنوت کے لئے ہاتہہ اوٹھانیکے وقت تکبیر کہے اور ہاتونکو
بلند کرکے محاذی موںہہ کے رکہے اور کف دست کو آسمان کیجانب
رکہے اور قنوت کو احتیاطاً بقصد قربت پڑہے اور بہتر یہہ ہے کہ قنوت
مین کلمات فرج پڑہے اور وہ یہہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الحَلِیمُ

الکریم یعنی نہین کوئی معبود ہے بجز اوس خدای یکتا کی کہ جامع جمیع
صفات کمال کا ہی اور بردبار و بخشندہ ہی لا الٰہ الا اللہ العلی
العظیم یعنی نہین کوئی معبود ہی بجز اوس معبود بحق کے کہ وہ
سزاوار عبادت ہی اور نہایت بلند رتبہ ہی سبحان اللہ رب
السموات السبع و رب الارضین السبع و ما فیہن
و ما بینہن و رب العرش العظیم والحمد للہ رب
العلمین یعنی پاک و منزہ ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون
کا ہی اور ساتون زمینون کا ہی اور پروردگار ہی اون سب چیزون کا
کہ جو آسمانون اور زمینونمین ہین اور اون سب چیزونکا کہ جو درمیان
مین آسمانون اور زمینونکے ہین اور پروردگار ہی عرش عظیم کا
یعنی اوس تخت کا کہ جسکی فوق مین تمام آسمانون اور کرسی اور پردہ ہائے
نور اور سراپردہ ہای نور کی خلق کیا ہی اور تمام اجسام مین وہ طول و
عرض مین زیادہ ہی اور بعض روایات مین تفسیر عرش علم الٰہی سے
کی گئی ہی اور جمیع حمد و ثنا خاص اوس خدا کی لئی ہی کہ جو پروردگار
تمام عالم کا ہی اور اس دعا کو کلمات فرج کہتی ہین اور یہہ بہترین
ادعیہ سی ہی اور سب نمازونکی قنوت مین مستحب ہے خصوصاً نماز جمعہ
و نماز وتر مین اور مستحب ہے اسکا پڑھنا تلقین میت اور حتضار اور

جانکندنی کیوقت آسانی قبض روح کو لئے اور بہتر یہہ ہی کہ بعد اوسکے کہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور وہ بہتر تمام دعاؤن مین ہی اور کوئی دعا بدون صلوات بہیجنے کے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر مقبول نہین ہوتی اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ خداوندا رحمت و درود و ثنا و تحیت بہیج محمد او آل محمد پر یعنی علی و فاطمہ اور گیارہ فرزندون پر اونکی بعد ازان کہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ عَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

خداوندا عفو کر گناہ ہمارے اور رحم کر ہمپر اور عافیت عطا کر ہمین جمیع بیماریون اور دردون اور آفتون سے اور معاف کر خطائین ہماری دنیا و آخرت مین بدرستیکہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہی اور جسقدر زیادہ دعائین پڑہی قنوت مین اوسیقدر بہتر ہی اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جسکا قنوت زیادہ طولانی ہو دنیا مین اوسیقدر راحت اوسی زیادہ ملتی ہی آخرت مین لیکن دعا اول یعنی کلمات فرج پر اور دعائے اخیر یعنی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا الخ پر اور فقط صلوات پر اور اقل دعا پر بہی اکتفا کر سکتا ہی اگرچہ ایکبار سُبْحَانَ اللهِ بہی ہو بعد ازان اَللهُ اَكْبَرُ کہی اور رکوع مین جائے مثل رکعت اول کے اور جب سجدہ دوم سے فارغ ہووے سر بلند کرکے

تو بائین ران پر بیٹہے اور دونون داہنی جانب خارج کرے اور داہنے پاؤن
کی پشت کو بائین پاؤنکی شکم پر رکہے اور ہاتہونکو زانوؤ پر رکہے اور انگلیون
کو باہم متصل رکہے اور نظر دامن پر اپنے رکھے اور تشہد پڑہے اور عورت
جب نماز مین تشہد وغیرہ کیلئے بیٹہے تو زانوون کو باہم متصل رکہے اور
زانوونکو زمین سے بلند نکرے تو سطح پر بیٹہے کہ اعضا وران باہم متصل و
چسپیدہ ہون اور تشہد مین شہادتین کا پڑہنا واجب ہے مع صلوۃ
محمدؐ و آل محمدؐ بنابر قول مشہور کے اور اولی یہہ ہے کہ صلوۃ کو بقصد
قربت بجالائے اور باقی زیادتی تو بقصد سنت ادا کرے اور اسطرح پر پڑہے
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلُّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ
شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ یعنی مدد چاہتا ہون نام
بزرگ سے اوس خدا کی کہ وہ سزاوار عبادت ہے اور مدد و برکت چاہتا ہون
ساتہہ اوسی خدائے یگانہ کی اور سب نام مخصوص خدا کیلئے ہین اور
بہترین اسماء مخصوص خدا ہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ نہین ہے
کوئی معبود بجز اوس خدا کی کہ مجمع جمیع صفات کمال ہے اور مستحق عبادت ہے
درحالیکہ منفرد و یکتا ہے ... کوئی اوسکا شریک و نظیر نہین ہے

استحقاق عبادت ہین اور گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ و آلہ بندہ اوس خدا کے ہین اور پیغمبر اور فرستادہ ہین اوسکے اور بہتر
یہ ہی کہ بعد رسولہ کے کہے ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین
یدی الساعۃ اشہد ان ربی نعم الرب وان محمدا
نعم الرسول وان الساعۃ اتیۃ لا ریب فیہا وان
اللہ یبعث من فی القبور الحمد للہ الذی ہدانا لہذا
وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ یعنی بھیجا ہی
اونہین ساتھہ مذہب حق و دین راست و طریقہ درست کے بیشک و شبہ
درحالیکہ بشارت دینے والے ہین ساتھہ رحمت و فضل الٰہی کے اوس شخص کو
کہ جو مقر و معترف دین حق ہو اور ڈرانیوالے ہین عذاب و عدل پروردگار
قہار سے اوس شخص کو کہ جو مذہب حق سے خارج ہوا ہو یا کبائر پر اصرار کرے
اور روبرو قیامت یعنی قریب قیامت وہ مبعوث ہوئے ہین اور کوئی
پیغمبر بعد اونکے نہ مبعوث ہوگا اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ پروردگار
میرا اچھا پروردگار ہی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ اچھے نبی ہین
اور بدرستیکہ قیامت آنیوالی ہی اور کسی طرحکا شک و شبہ اوسمین نہین ہی
اور بدرستیکہ خدا مبعوث اور زندہ فرمائیگا اون لوگونکو کہ جو قبر مین
مدفون ہوئے ہین اور حمد و ثنا اوس خدا کے لئے ہی کہ جسنے اپنے فضل و کرم سے

ہدایت فرمائی ہماری طرف ان اعتقادونکی اور یہ ممکن نہ تہا کہ ہم از خود
اپنی قوت سی ہدایت پاتی اس راہ مستقیم کیجانب اگر حق تعالی رہنمائی
فرماتا اور ہدایت نکرتا ہمین اللّٰہمّ صلّ علی محمّد و آل محمّد
خداوندا درود بھیج محمد وآل محمد پر یعنی تعظیم کر اونکی اور بسبب اونکی ترویج
و اعلای دین مبین فرما اور ظاہر کر دعوت اونکی اور عظیم کر اونکی ذکر کو اور
باقی رکھ اونکی شریعت کو ہمیشہ اور آخرت مین بھی رتبہ عالی عطا کر اونکو
باینطور کہ شفاعت اونکی قبول فرما حق امت گنہگار مین اور مضاعف و دوچند
فرما اونکی ثواب کو اور ظاہر کر فضیلت اونکی تمام اولین و آخرین پر اور
مقدم رکھ اونہین تمام انبیا و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اور
اور یہ سابق مین مذکور ہوا کہ مراد آل نبی سی بارہ امام و حضرت فاطمہ
علیہا السلام ہین وتقبّل شفاعتہ الی آخرہ یعنی قبول کر شفاعت
اوس جنابکی حق مین اوسکی امت گنہگار کی اور بلند فرما درجہ اونکا بہشت
مین بعد ازان مستحب ہی کہ ایکبار یا دوبار الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین
کہی بعد ازان اگر نماز دو رکعتی ہو تو اوسی ختم بسلام کری اور اگر سہ رکعتی یا
چہار رکعتی ہو تو اوٹھ کھڑا ہو اور جب رکعت سی فارغ ہوکی اور رکعت
پڑھنی کی لئی اوٹھی تو بحول اللّٰہ وقوّتہ الخ کہی اور یہی اٹھیگا نماز
چہار رکعتی مین جب چہوتی رکعت کی لئی اوٹھیگا اور اخیر کی ایک رکعت

مین یا دو رکعتون مین اختیار ہی درمیان سورۂ حمد پڑہنی کی اور تسبیح پڑہنی کی اور اگر تسبیح پڑہی تو اسطرح سے پڑہی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی مقدس و منزہ ہی خدا سب عیبون سی اور بدا مرون سی اور حمد و سپاس اوسی خدا کی لئی ہی کہ جو موصوف تمام صفات کمالیہ سی ہی اور نہین ہی سزاوار اطاعت و عبادت ہی کوئی معبود بجز جناب باری عز شانہ کی اور خدا بزرگ و بہتر ہی اس سی کہ عقل کسی کی ادراک وسکا کر سکی اور احوط یہہ ہی کہ اللّٰہ اکبر کے ساتھ لفظ استغفر اللّٰہ ضم کری بقصد قربت اور اگر تین بار تسبیحات اربعہ کو پڑہی اور ہر بار لفظ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ضم کری تو زیادہ اکمل و بہتر ہی اور اگر بدون ضم لفظ استغفر اللّٰہ ہی تین بار پڑہی تو کافی ہی اور اگر آخر تسبیحات مین اللّٰہ اکبر بہی زیادہ کری تا کہ دس تسبیحین ہو جائین تو اور زیادہ بہتر و احوط ہی لیکن بالخصوص منصوص کسی حدیث مین نہین مگر ظاہرا خوب ہی اور اگر امام جماعت ہو تو اوسی تسبیح سی سورۂ حمد کا پڑہنا بہتر ہی اور اگر سفر دنماز پڑہی تو تسبیح پڑہنا افضل ہی اور بعد تشہد آخر نماز مین سلام کہنا چاہئی بقصد قربت و بہتر یہہ ہی کہ اسطرح پڑہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ

عَلَیکُم

علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اور سلام اول داخل تشہد
ہی اور سنت ہی کہ دو سلام اور آخرین بھی اور جسی اونمین سی پہلے
کہیگا تو نماز سی بسبب اوسکی خارج و فارغ ہوگا اور معنی سلامونکے یہہ ہین
کہ سلام ہو آپ پر ای رسولخدا اور رحمتین اور برکتین ہون خدا کی آپ پر
اور سلام ہو ہمپر اور نیک بندون پر خدا کے اور سلام ہو تمپر اور رحمت
و برکت خدا نازل ہو تمپر اور چاہئی کہ نیک بندون سے مراد لے پیغمبرون اور
اماموں کو اور سلام آخر مین اون دو فرشتونکو کہ جو ساتھ اسکی ہین اور
تمام ملائکہ و مومنین و مومنات کو قصد کری اور اگر پیشنماز ہو تو ماموں مین
کو بہی داخل کری اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز کو اور اماموںکو داخل کری اور
احوط یہہ ہی کہ مرد نماز صبح اور پہلی دو رکعتین نماز مغرب و نماز عشا کی
باواز بلند پڑہی باینطور کہ جوہر آواز کا ظاہر ہو اور باقی کو آہستہ آہستہ
پڑہی باینطور کہ جو شخص نزدیک اوسکی ہو وہ بہی آواز اوسکی نہ سنی اور خود
آواز بہی سُنی لیکن جوہر آواز نہ ظاہر ہونی پائی اور عورتونکو باواز
بلند پڑہنا واجب نہین اور سب نمازونمین آہستہ آہستہ پڑہنا
بہتر ہی اور ظاہرا باواز بلند بہی پڑہ سکتی ہین اگر کوئی نامحرم آواز
اوسکی نہ سنتا ہو اور اگر کوئی نامحرم آواز سنتا ہو تو البتہ آہستہ آہستہ
پڑہنا چاہئی اور چاہئی کہ سعی بلیغ اور نہایت کوشش کری دو امرونکے

حاصل ہونیمین ایک خصوص نیت بس چاہیی کہ نمازکو اور سب عبادتونکو
محض بقصد امتثال امر الٰہی اور رضای جناب باری واقع کری اور ریا
مقصود نہو دوسری یہہ کہ بطور شایستہ قرأت کری اور حرفونکو اونکی مخارج
سی ادا کری اور وقف مقام وصل مین اور وصل مقام وقف مین نکری
اور اگر یہہ عمل مین نہ آئیگا تو مشہور علما مین یہی ہی کہ نماز اوسکی باطل ہی
اور پوشیدہ نرہی کہ تعقیب نماز یعنی ذکر خدا و تلاوت قرآن مجید اور دعا
کا پڑہنا بعد فارغ ہونی کی نماز سی متمم نماز ہی یعنی بسبب اوسکی تکمیل و
تتمیم اجر و ثواب نماز ہوتی ہی اور باعث حصول مطالب دنیا و آخرت
کا ہوتا ہی اور احادیث فضیلت مین اوسکی بہت وارد ہین اور بہتر یہہ ہی کہ
وقت تعقیب با وضو ہو اور رو بقبلہ ہو اور کچہہ کلام نکری اثنای تعقیب مین
خصوصًا تعقیب نماز صبح و مغرب مین اور ظاہر یہہ امر موجب کمال اجر و
ثواب تعقیب ہوتی ہین اور جس حال سی بعد نماز مشغول دعا و قرآن و
ذکر الٰہی مین ہوگا تو فی الجملہ ثواب تعقیب سی محروم نرہیگا چنانچہ راہ
چلنی مین ہو یا سواری پر ہو ممکن ہی اور لیکن تعقیب ہر نماز مین بعد بجا لانی تعقیب
سلام نماز کی سنت ہی کہ تین بار اللہ اکبر کہی اور ہر مرتبہ ہاتہونکو
محاذی کانونکی بلند کری پس کہی لا اِلٰہ اِلّا اللہ وحدہٗ وحدہٗ
وانجز وعدہٗ ونصر عبدہٗ واعز جندہٗ وہزم الاحزاب

وحدہٗ

وحدہٗ فلہ الملکُ ولہ الحمدُ یحیی ویمیتُ وھو علی
کلِّ شیءٍ قدیرٌ یعنی سزاوار عبادت نہیں ہی مگر وہ معبود بحق
کہ واحد و یکتا ہی اور نہ مثل اور نہ ہمتا ہی اور بعجلت تمام اپنی وعدے پر
وفا کی اوسنے اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی جناب رسالتمآبؐ کی اور غلبہ
دیا اونکی لشکر کو کہ حقیقت میں وہ خود خدا کا لشکر تھا اور پھر ہزیمت دی
دشمنونکی فوجوں اور گروہوں کو درحالیکہ خود تنہا تھا پس خاص
اوسی کی لئے ہی ملک بادشاہی اور اوسی کی لئے ہی حمد و ثنا اور وہ ہی
زندگی عطا فرماتا ہی اور وہی ذائقہ موت چکھاتا ہی اور وہ ہی ہر شیء پر
قادر و توانا ہی بعد ازان کہی اللّٰھُمَّ انتَ السَّلامُ ومِنکَ
السَّلامُ وَاِلَیکَ یَعُودُ السَّلامُ سُبحانَ رَبِّکَ رَبِّ
العِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلامٌ عَلَی المُرسَلِینَ وَالحَمدُ
لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ اَلسَّلامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلامُ عَلَی الاَئِمَّۃِ الھَادِینَ المَھدِیِّینَ
اَلسَّلامُ عَلیٰ جَمِیعِ اَنبِیَاءِ اللّٰہِ وَمَلائِکَتِہٖ اَلسَّلامُ عَلَینا
وَعَلیٰ عِبادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ اَلسَّلامُ عَلیٰ عَلِیٍّ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ
اَلسَّلامُ عَلَی الحَسَنِ وَالحُسَینِ سَیِّدَی شَبابِ اَھلِ الجَنَّۃِ
اَجمَعِینَ اَلسَّلامُ عَلیٰ عَلِیِّ بنِ الحُسَینِ زَینِ العَابِدِینَ

السلام علی محمد بن علی باقر علوم النبیین السلام
علی جعفر بن محمد الصادق السلام علی موسی بن
جعفر الکاظم السلام علی علی بن موسی الرضا السلام
علی محمد بن علی الجواد السلام علی علی بن محمد الهادی
السلام علی الحسن بن علی الزکی العسکری السلام
علی الحجة بن الحسن القائم المهدی صلوات الله علیهم
اجمعین یعنی خداوندا توہی سالم و مبرا جمیع عیبون سی اور نقص و
فنا سی ہی اور تیری ہی جانب سی ہی سلامتی اور تیری ہی لئی ہی سلامتی
اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہی سلام مقدس و منزہ ہی ای پروردگار تو اور
پروردگار عزت ہی اون چیزونسی کہ جنہین بیان کرتی ہین کفار و مشرکین
اور سلام پروردگار کا ہی رسولون پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی اوس خدا
کی لئی کہ جامع جمیع صفات کمال ہی اور پروردگار تمام عالم کا سلام
ہو آپ پر ای نبی اور رحمت خدا اور برکتین اوسکی نازل ہون آپ پر
اور سلام ہو پروردگار کا اماموں پر کہ ہدایت کنندہ خلق ہین اور جو
ہی اونہون کی جانب خدا سے ہدایت پائی ہے سلام ہو پروردگار کا
تمام پیغمبرون پر خدا کی اور اوسکی فرشتون پر سلام ہو ہمپر اور اون بندون
پر خدا کی کہ جو نیک و نیکو کار ہین سلام ہو علی ابن ابیطالب علیہ السلام پر

کہ امیر المومنین ہین سلام ہو حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ پر
کہ وہ دونون سردار تمام جوانان اہل بہشت ہین سلام ہو حضرت علی
ابن الحسینؑ پر کہ زیب و زینت تمام عابدون کی ہین سلام ہو اون محمد
بن علیؑ پر کہ وہ باقر و شگافندہ ہین پیغمبر و نکے علم کی سلام ہو اون
جعفر بن محمدؑ پر کہ جنکا لقب شریف صادق ہی سلام ہو حضرت موسی
بن جعفرؑ پر کہ جنکا لقب شریف کاظم ہی سلام ہو حضرت علی بن
موسیٰؑ پر کہ لقب شریف اونکا رضا ہی سلام ہو حضرت محمد بن علی پر کہ
لقب شریف اونکا جواد ہی یعنی حضرت امام محمد تقی پر سلام ہو حضرت
علی بن محمد پر کہ لقب شریف اونکا ہادی ہی یعنی حضرت امام علی نقی
علیہ السلام پر سلام ہو حضرت حسن بن علی پر کہ لقب شریف اونکا زکی
و عسکری ہی سلام ہو حجت خدا پر کہ وہ فرزند حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام ہین اور قائم آل نبیؐ ہین اور لقب شریف اونکا مہدیؑ ہی
یعنی حضرت صاحب العصر پر درود خدا کا اوپر تمامی اوسکی ان سب
بزرگوارون پر ہوون بعد ازان تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
پڑھی کہ وہ بہترین تعقیبات ہی تا اینکہ حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ بعد ہر نماز کی تسبیح اوس معصومہ کی پڑھنا بہتر ہی اوس سی کہ ہر روز ہزار
رکعت نماز پڑھی اور کیفیت تسبیح جناب سیدہ یہہ ہی کہ پہلی چونتیس مرتبہ

اللهُ اَکبرُ کہے بعد ازان تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہِ بعد ازان تینتیس مرتبہ
سُبحَانَ اللّٰہِ کہے اور مستحب ہے کہ بعد اوسکی ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ کہے اور سوتے وقت اس تسبیح کا پڑھنا بھی بہت ثواب رکھتا ہے
اور بہتر یہہ ہے کہ تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے یعنی خاک شفا
سے تسبیح بنائے بعد ازان تین بار کہے اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَامِ وَاَتُوبُ اِلَیہِ
یعنی طلب آمرزش کرتا ہون اوس پروردگار سے کہ نہین کوئی معبود
بحق مگر وہ خدا کہ جو زندہ ہے اور تدبیر کنندہ ہے اور صاحب بزرگی و بخشش
ہے اور باز آتا ہون مین گناہون سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی بعد ازان
کہے اَعُوذُ بِوَجھِکَ الکَرِیمِ وَعِزَّتِکَ الَّتِی لَا تُرَامُ وَ
قُدرَتِکَ الَّتِی لَا یَمتَنِعُ مِنھَا شَیءٌ مِن شَرِّ الدُّنیَا وَعَذَابِ
الاٰخِرَۃِ وَمِن شَرِّ الاَوجَاعِ کُلِّھَا یعنی خداوند پناہ مانگتا ہون مین
ساتھہ تیری ذات کی کہ بخشندہ ہے تو اور ساتھہ تیری عزت کے کہ دور نہین کیجاتی
اور ساتھہ تیری قدرت کے کہ باز ماندہ نہین ہے اوس سے کوئی چیز شر دنیا
و عذاب آخرت سے اور شر سے تمام دردونکی اور یہہ بھی کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی
اَسئَلُکَ مِن کُلِّ خَیرٍ اَحَاطَ بِہٖ عِلمُکَ وَاَعُوذُ بِکَ
مِن کُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِہٖ عِلمُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ عَافِیَتَکَ

الى امورى كلّها واعوذ بك من خزى الدّنيا و
عذاب الاخرة يعنى خداوندا بدرستيكه مين سوال كرتا هون تجهسے
هر خوبى و نيكى كا كه احاطه كيا ساتهه اوسكى علم وسيع نى تيرى اور پناه مانگتا هون
ساته تيرى هر ايك بدى سى كه احاطه كيا ساتهه اوسكى علم نى تيرى بار خدايا
بدرستيكه مين سوال كرتا هون تجهسى عافيت كو جميع امور دنيوى اخروى
مين اپنى اور پناه مانگتا هون مين ساتهه تيرى خوارى اور رسوائى دنيا
سى اور عذاب آخرت سى بعد اوسكى كهى اللّهمّ صلّ على محمّد
وّ ال محمّد وّ اجرنى من النّار وارزقنى الجنّة وزوّجنى
الحور العين يعنى بار الها درود بهيج جناب سالتمآب اور اونكى
اهلبيت اطهار پر اور پناه دى مجهى آتش جهنم سى اور عطا فرما مجهى نعمات
بهشت اور تزويج كر ميرى حوران بهشت سى اور يهه بهى سنت هى
كه تعقيب مين سوره حمد پڑهى اور سوره قل اعوذ بربّ النّاس و سوره
قل اعوذ بربّ الفلق پڑهى اور آيتونكى تلاوت كرى خصوصاً آية الكرسى
هم فيها خالدون تك بعد ازان آيه شهد الله سريع الحساب تك
اور آيه ملك بغير حساب تك باينطور كه پهلى آية الكرسى ابتدا
كرى يعنى الله لا اله الّا هو الحىّ القيّوم لا تاخذه
سنة وّ لا نوم له ما فى السّموات وما فى الارض من

ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیہم
وما خلفہم ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء
وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظہما
وہو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد
من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد
استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ
سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات
الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم
من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون یعنی وہ خدا ہی کہ نہیں ہی کوئی معبود بحق مگر وہ کہ زندہ و
قایم ہی اور نہیں لیتی اوسی اونگہ اور نہ خواب یعنی نہ اونگہتا ہی وہ اور نہ سوتا ہے
اور اوسکی لئی ہی حکومت و تصرف سب چیزین کہ وہ درمیان آسمانوں کے
ہی اور اوسمین کہ جو درمیان زمین کے ہی کون شخص ایسا ہی کہ شفاعت کری کسی کی
نزدیک اوسکے پروردگار کی مگر اذن و اجازت سی اوسکی جانتا ہی وہ اوس چیز کو
کہ جو روبروی خلایق ہی یا اونکی پشت سر کی جانب اور وہ احاطہ نہیں کرسکتی
ساتہہ کسی چیز کی اوسکی علم سی مگر ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ چاہی وسیع و
محیط ہوئی کرسی اوسکی آسمانوں اور زمین کو اور گران اور شاق نہیں ہوتا

اوسنے انکو حفاظت کرنا اون دونون آسمان و زمین کا اور وہ پروردگار
بزرگ و برتر ہی نہین جبر ہی جانب پروردگار سی دین کی باب مین
بدرستیکہ ظاہر و جدا ہوئی ہدایت ضلالت و گمراہی سی پس جسنی کہ انکار
کیا بتون کا اور شیطان کا اور ایمان لایا ساتھہ خدا کی پس بدرستیکہ تمسک
کیا اوسنی اوس رسن مستحکم و مضبوط سی کہ انقطاع اوسکو لایق نہین ہی اور خدا
سنتا ہی سب باتونکو اور واقف و دانا ہی ہر چیز سی حق تعالی دوست و
مددگار ہی مومنونکا خارج کرتا ہی اونہین تاریکی ضلالت سی نور ہدایت
کیطرف اور وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی اور نافرمانی کی انھونے خدا کی
دوست اونکی شیطان و بت ہین کہ خارج کرتی ہین اونہین نور ہدایت
و ایمان سی طرف تاریکی کفر و گمراہی کی اور وہی لوگ اہل جہنم ہین اور وہ
ہمیشہ رہینگی اوسی جہنم مین اور کبھی اوسکی عذاب و عقاب سی نجات
نہ پائینگی بعد ازان پڑھی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ
الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ
وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یعنی
گواہی دی خدانی اس امر کی کہ بدرستیکہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر

وہی خدا اور گواہی دی فرشتون نے اور اہل علم نے درحالیکہ وہ خدا قایم ہے ساتھ عدل کے نہین ہے کوئی معبود بحق مگر وہی خدا کہ غالب دانا ہی بدرستیکہ دین نزدیک خدا کے اسلام و ایمان ہی اور نہین اختلاف کیا اون لوگون نے کہ جنہین کتاب دی گئی یعنی سابق مین تورات و انجیل اونپر نازل کی گئی مگر بعد حاصل ہونیکے اونہین علم ساتہ حقیت اسلام کے از راہ فساد و حسد کہ درمیان اونکے شایع تھا اور جو شخص کہ انکار کرے آیات و علامات خدا کا پس بدرستیکہ خدا جلد حساب کرنیوالا ہی بعد ازان کہو قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی کہو اسی نبی کہ خداوندا ای مالک ملک توہی عطا کرتا ہی ملک جسکو چاہتا ہے اور انتزاع سلطنت و ملک کرتا ہی جس سی چاہتا ہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور قبضۂ قدرت مین ہے تیری نیکی اور تو ہر چیز پر قادر ہی داخل کرتا ہی تو شب کو دنمین باینطور کہ اگر زیادہ وہ ہوتا ہی او دنمین سی ایک تو کم ہوجاتا ہی دوسرا بقدر اوسکی اور

اسی طرح پردہ خل کرتا ہی تو دن کو شب مین اور خارج و پیدا کرتا ہی تو زندہ
کو مردی سی او رخارج کرتا ہی تو مردی کو زندی سی اور رزق دیتا ہی تو جسکو
چاہتا ہی بغیر حساب بعد ازان کہی اَللّٰھُمَّ اَھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ
وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ
عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ یعنی خداوندا ہدایت کر مجھی اپنی جانب سی و
بہت پہونچا مجھ تک فضل اپنا اور بکثرت نازل کر مجھپر اپنی رحمت
اور نازل کر مجھپر اپنی برکتون سی بعد ازان کہی اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ
عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی خداوندا بی نیاز کر مجھ
بسبب اپنی حلال کی اپنی حرام سی اور بسبب اپنی فضل و کرم کی اپنی غیر سی بعد ازان
کہی رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَ
بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَبِالْكَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِعَلِیٍّ
وَلِیًّا وَاِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ
عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی
وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَالْحُجَّۃِ بْنِ
الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَئِمَّۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ
بِھِمْ اَئِمَّۃً فَارْضِنِیْ لَھُمْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی
راضی ہوا مین پروردگار ہونی سی خدا کی اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ

نبوت سے اور اسلام کی دین ہونیسے اور قرآن کے کتاب ہونیسے اور کعبہ کے
قبلہ ہونیسے اور حضرت امیہ کرا ولی بتصرف اور امام ہونیسے اور حضرت
امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت علی ابن الحسینؑ اور حضرت امام
محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت
امام موسی رضاؑ اور حضرت امام محمد تقیؑ اور حضرت امام علی نقیؑ اور
حضرت امام حسن عسکریؑ اور حضرت صاحب العصر علیہم السلام کی امام ہونے
با رخدایا میں راضی ہوا انکی امامت سے پس اختیار کر مجھے واسطے انکی پیروی
کی بدرستیکہ تو ہر چیز پر قادر ہے بعد ازان دو بار اس دعا کو پڑھے خصوصاً
صبح و شام کو اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا یعنی
گواہی دیتا ہوں میں اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی قابل عبادت مگر معبود حقیقی
درحالیکہ تنہا ہے وہ اور نہیں ہے کوئی شریک اوسکا ذات میں صفات میں
اوسکی اور وہ موصوف بجمیع صفات کمال ہے اور یگانہ ہے ذات میں
اپنی اور یگانہ ہے صفات میں اپنی اور پاک و پاکیزہ ہے سب امروں سے
اور نہیں رکھتا وہ زوجہ و فرزند بعد ازان پڑھے اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ
الْعَظِیْمَ الْجَلِیْلَ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ وَ وَلَدِیْ وَمَنْ یَعْنِیْنِیْ
اَمْرُهٗ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْمَرْهُوْبَ الْمَخُوْفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهٖ

كُلَّ شَيْءٍ نَفْسِي وَاَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِيْنِي اَمْرُهُ يعنی سپرد
کرتا ہون مین خداوند عظیم کو اپنی نفس و عیال و مال و اولاد کو اور اوس شخص
کو رنج دیتا ہی مجھے امر اوسکا اور طلب و دیعت کرتا ہون اوس خدا سی کہ نہیں
وخوف کیا گیا ہی اوس سی اور ذلیل و ناچیز ہی بہ نسبت اوسکی عظمت و بزرگی
کی ہر ایک چیز بہ نسبت اپنی جان اور اہل و عیال و اولاد کی اور اوس شخص
کی کہ رنج دیتا ہی مجھکو امر اوسکا بعد ازان کہی تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا یعنی توکل کیا مینی اوس خدا پر کہ زندہ ہی کہ کبھی اوسکو
موت و فوت نہین اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی خاص اوس خدا کی لئی کہ
نہین ہی کہتا وہ زوجہ و فرزند اور نہین ہی کوئی واسطی اوسکی شریک و ہمسر
اوسکی ملک و سلطنت مین اور نہین ہی واسطی اوسکی کوئی ولی خواری سی و الی
سی یعنی جیسا کہ عاجز دنکی لئی ولی ہوتا ہی اور وہ بسبب اوسکی فرمانبرداری
کی ذلیل و رسوا ہوتی ہین اوس طرح سی خدا کا کوئی ولی نہین اور وہ محکوم
کسی کا نہین اور تعظیم و تکریم اوسی خدا کی طریق شایستہ تعظیم و تجلیل سی
بعد ازان جناب رسالتمآب کی زیارت پڑہی باینطور اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

بن عبد اللہِ السلام علیک یا خیرۃ اللہِ السلام علیک
یا حبیب اللہِ السلام علیک یا صفوۃ اللہِ السلام علیک
یا امین اللہِ اشہد انک رسول اللہِ واشہد انک محمد
بن عبد اللہِ واشہد انک قد نصحت لامتک وجاھدت
فی سبیل ربک وعبدتہ حتی اتاک الیقین فجزاک اللہ
یا رسول اللہِ افضل ما جزا نبیا عن امتہ اللھم صل علی
محمد وال محمد افضل ما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم
انک حمید مجید یعنی سلام ہو آپ پرای رسول خدا اور رحمتین
اور برکتین خدا کی نازل ہوں آپ پر سلام ہو آپ پر اے محمد مصطفی صلعم
فرزندارجمند حضرت عبداللہ علیہ السلام سلام ہو آپ پرای بندہ منتخب
خدا سلام ہو آپ پرای محبوب و دوست خدا سلام ہو آپ پر اے
برگزیدہ خدا سلام ہو آپ پرای امین از خدا گواہی دیتا ہون مین اس امر
کی کہ بدرستیکہ آپ رسول خدا ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ بدرستیکہ
آپ محمد فرزندارجمند حضرت عبداللہ ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی
کہ ہر آئینہ آپنے نصیحت کیا اپنی امت گمراہ کو اور جہاد فرمایا کفار نابنجار
سی راہ خدا مین اور عبادت کی آپنے اوسکی تا اینکہ دنیا سی انتقال فرمایا
یعنی تا دم مرگ مشغول عبادت الٰہی رہی پس جزا دے آپکو خدای سبحانہ

ہماری جانب سی زیادہ کامل و افضل ہی اوس حبرائیل کہ کسی نبی کو اوسکی امت
کیجانب سی دی ہو خداوندا درود بہیج نبی صلعم و آل نبی پر افضل صلواة اوس درود
سی کہ جو بہیجا ہی تونے ابراہیم و آل ابراہیم پر تحقیق کہ تو حمد کیا گیا ہی ہر حال
مین اور بزرگ و برتر ہی اور جب تعقیب سی فراغت پائی اور چاہیے
کہ سجدہ مین جائی تو کہے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی منزہ و
پاک ہی تو ای پروردگار اور تو پروردگار عزت و قوت ہی پاک و پاکیزہ ہی تو
اوس چیز سی کہ اوسی توصیف مین تیری بیان کرتی ہین وہ لوگ اور سلام
خدا کیجانب سی ہو تمام پیغمبرون پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی اوس خدا
کی لئی کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی لیکن تعقیب مخصوص بعض نمازونکی
پس پوشیدہ نرہی کہ بعد نماز ظہر مستحب ہے کہ داہنی ہاتہ سی اپنی ڈاڑہی
تہامنی اور بائین ہاتہ کو آسمانکی جانب بلند کری اور کہی يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
یعنی اے پروردگار محمد صلعم و آل محمد صلعم درود بہیج محمد و آل محمد
اور آزاد کر مجہے آتش جہنم سی بعد ازان کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ اور معنی اس
فقرہ کے سابق مین مذکور ہوئے لیکن عَجِّلْ فَرَجَهُمْ کے

یہہ معنی ہین کہ بزودی تمام دور کراونسی رنج وغم اونکا اور سنت ہی
کہ بعد نماز عصر ستر بار کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
اور ویسا ہی بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑہی اور بعد نماز مغرب و نماز صبح کے
ستر مرتبہ کہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی شروع کرتا ہون مین نام سی اوس خدا کے
کہ روزی دہندہ و رحمت کنندہ ہی نہین طاقت و توانائی مگر بسبب
اوس خدا کی کہ برتر اور بزرگ ہی اور اگر سو مرتبہ پڑہی تو بہتر ہی اور سات
بار پر بہی اکتفا کر سکتا ہی خلاصہ یہ کہ ان تین مقدارونمین سی موافق
کسی مقدار کی اوسی پڑہی تا کہ سب طرح کی آفتین اوسی دور ہو جائین
اور یہہ بہی سنت ہی کہ بعد ان دونون نمازونکی ستر بار کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ
یُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی نہین ہی کوئی معبود بجز اوس معبود بحق
کی کہ یکتا و یگانہ ہی اور نہین ہی کوئی شریک ذات و صفات واسطی اوسکی
اوسی کی لئی ملک اور اوسیکی لئی حمد و ثنا اور وہی معدوم کو خلعت
ہستی پہناتا ہی اور وہی موجود کو شربت ممات چکہاتا ہی اور موت
دیتا ہی اور زندہ فرماتا ہی وہ خود زندہ ہی کہ موت و فوت اوسکی لئی نہین

اور قبضۂ قدرت مین ہی اوسکی نیکی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اگر ا
قبل طلوع آفتاب اور قبل اوسکی غروب کے بہی پڑہی تو بہتر ہی اور مستحب ہے
کہ بعد نماز شام تین بار کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَ
لَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ غَیْرُہٗ یعنی جمیع حمد ثابت ہین اوس خدا کی لئی
کہ وہ کرتا ہی جو چاہتا ہے اور نہین کر سکتا جو کچہہ کہ چاہی غیر اوسکا اور مستحب
ہی کہ بعد نماز عشا سات بار سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑہی اور سنت ہی کہ صبح
و شام کو تین سو ساٹہہ بار کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا
کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی جمیع حمد ثابت ہی اوس معبود کی لئی کہ جو
مربی تمام عالم کا ہی حمد کرتا ہون مین اوسکی حمد و ثنا کثیر ہر حال مین اور
مستحب ہے بلکہ سنت موکدہ ہی نزدیک طلوع آفتاب اور قریب
غروب آفتاب دس بار کہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ
ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ
اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ
اوس خدا کی کہ شنوا و دانا ہی ضغطون سی اور طمع شیاطین کی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری ای پروردگار میری اس امر سی کہ حاضر و
موجود ہون وہ شیاطین میری پاس بدرستیکہ خدا سنتا ہی تمام باتونکو
اور عالم و دانا ہی ہر چیز سی اور جان تو کہ بعد ہر نماز کی بعد فارغ ہونیکی

تعقیب سے سجدۂ شکر سنت موکدہ ہے اور سجدۂ شکر مین بخلاف
اور سجدون کی مستحب ہے کہ ہاتونکو زمین پر لیٹا دے اور شکم و سینہ کو
اپنی متصل بزمین رکھے اور جسقدر اس سجدہ مین طول دے اوس قدر
بہتر ہے اور اقل مرتبہ یہہ ہے کہ پیشانی زمین پر رکھے اور اقل دعا پڑھے
بعد ازان داہنے پہلو کو مونہہ کی زمین پر رکھے اور کچہہ دعا پڑھے بعد
ازان بائین پہلو کو مونہہ کی زمین پر رکھے اور کوئی دعا پڑھے بعد ازان
پھر پیشانی زمین پر رکھے اور ذکر خدا کرے اگرچہ سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ یا لفظ اللّٰہ پر اکتفا کرے اور اگر زبان فارسی یا ہندی غیرہ مین دعا
کرے اور حاجتین اپنی درگاہ باری سے طلب کرے تو بھی کچہہ مضائقہ نہین
اور بہتر یہہ ہے کہ پہلے پیشانی زمین پر رکھے اور سو مرتبہ کہے اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ
یعنی خداوندا معاف کر گناہ میرے خداوندا معاف کر گناہ میرے بعد ازان جانب
راست رو کو زمین پر رکھے اور تین مرتبہ کہے یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّاہُ یَا سَیِّدَاہُ
یعنی اے خدا اے پروردگار اے سردار میرے بعد ازان جانب چپ کو زمین پر رکھے
اور تین بار یہی دعا پڑھے بعد ازان پھر پیشانی زمین پر رکھے اور سو بار شُکْرًا شُکْرًا
کہے یعنی شکر گذار ہون مین تیرا اے پروردگار میرے اور تین بار پر بھی اکتفا کر سکتا ہے
اور اگر سو بار شُکْرًا لِلّٰہِ کہے یعنی شکر ہے واسطے خدا کی عوض مین اوسکی نعمتون کی تو بھی
بہتر ہے بعد ازان کہے اَسْئَلُكَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

یعنی سوال کرتا ہون تجھسی حصول راحت کا بوقت مرگ اور عفو جرائم کا
بوقت حساب بعدازان کہے سَجَدَ وَجْهِيَ اللَّئِيمُ لِوَجْهِ
رَبِّيَ الْكَرِيمِ یعنی سجدہ کیا پیشانی گناہگار نے بدسیرت نے واسطی ذات
پروردگار کے کہ کریم و رحیم ہی بعدازان تمام اپنی حاجتیں دنیا و آخرت
کی جسقدر ہان مین ہے چاہے درگاہ باری سی طلب کری اور بوقت ایک جانب رو
زمین پر رکہنے کے دس بار یا اللہ کہے اور بوقت دوسری جانب رکہنے
کی یا رب کہی تو بہتر ہے اور اگر یا اللہ و یا ربّاہ اون سجدون
مین زیادہ کہی یعنی اے خدا میرے اور اے پروردگار میرے تو حاجتین
اوسکی بر آتی ہین بعدازان سجدے سی سر اوٹھا کی تو تین بار دست است
کو سجدگاہ پر مل کے بائین جانب مونہہ کی مس کرے اور اگر یہ بات
دعا پڑھے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسُّقْمِ وَالْعُدْمِ
وَالصَّغَارِ وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ یعنی شروع کرتا ہوں مین ساتھہ نام اوس خدا
کی کہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر وہ کہ وہ واقف و دانا ظاہر و
باطن سی ہے اور روزی دہندہ و رحمت کنندہ ہی خداوندا

بدستیکه پناه مانگتا ہون مین ساتھ تیری ہر رنج وغم وبیماری ودرویشی وخواری وذلت سی اور تمام بدبونسی جو کچھ کہ ظاہر ہو لین وہمین سی اور جو کچھ کہ پوشیدہ ہین اور جب کہ نماز سی فارغ ہو کی اوٹھی تو داہنی جانب حرکت کری اور یہہ مختصر وخلاصہ تھا کہ جو اس مقام پر مذکور ہوا اور باقی ادعیہ وآداب کتب مبسوطہ مین مرقوم ہین مثل مقباس المصابیح وغیرہ کی اور جبکہ آدمی بالائی بام یا صحرا مین جاتی کہ اطراف آسمان اوسکی نمایان ہون تو نظر کری اپنی داہنی جانب اور بائین جانب اور فوق سر اور بعد ازان انگشت شہادت سی اشارہ کری قبر مقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کیجانب اور کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی سلام ہو آپ پر ای حضرت ابو عبد اللہ ع سلام ہو آپ پر ای فرزند ارجمند رسولخدا سلام ہو آپ پر اور رحمت الٰہی اور برکتین اوسکی نازل ہون آپ پر تو وہ شخص ثواب حضرت کی زیارت کا پائیگا اور جانب سمت قبلہ سی جب تھوڑا سا پہریگا تو داہنی جانب قبر حضرت امام حسین علیہ السلام ہی اور جسوقت کہ اپنی مکان سی حرکت کری تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی ابتدا کرتا ہون مین نام خدا سی اور ایمان

لایا مین ساتهه معبود بحق کے اور توکل کیا مینے جناب باری پر جو کچهه کیجا
خدا نے نهین طاقت وقوت مگر مدد سے اوسی خدا کے کهجو متصف جمیع صفات
کمال سے هے اور جب پاؤن اپنا رکاب مین رکهے تو بسم الله الرحمن
الرحیم کہے اور جب سوار ہو تو آیة الکرسی پڑہے بعد ازان کہے الحمد
لله سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین
وانا الی ربنا لمنقلبون والحمد لله رب العلمین یعنے جمیع
حمد ثابت هین خدا کے لیے تنزیه کرتا هون مین اوس خدا کا که جسنے مسخر تابع
کیا همارے لیے اس حیوان کو زبانکو اور نہے هم واسطے اوسکی توانائی و
طاقت دینے والے بدرستیکه هم طرف اپنے پروردگار کے هر آینه باز گشت
کرنیوالے هین اور جمیع حمد ثابت هین واسطے اوس خدا کے کهپرورش کرنے تمام عالم کا
هے تاکه جمیع آفتون سے بفضل و رحمت الهی محفوظ رهے بعد ازان سب حاجتین
دنیا و آخرت کی خدا سے طلب کرے که البته وه برآئینگی اور دوسری
روایت مین وارد هوا هے که قریب ظهر دو رکعت نماز پڑهے اور پهلی رکعت
مین سوره انا انزلناه اور دوسری رکعت مین سوره قل هو الله پڑہے
بعد ازان سجده مین جائے اور سو بار شکرا شکرا کہے پس حاجتین اپنی خدا
سے طلب کرے اور مشهور علما مین یه هے که چوبیسوین تاریخ ماه ذی الحجه کی
وه روز هے که اوسمین جناب رسالت مآب نے نصاری نجران کو طلب فرمایا

اور بصورت مباہلہ فرمائی اور اون لوگون نے قبول کیا اور حقیقت جناب رسالتمآب کی ظاہر ہوئی اور روزہ اوس روز کا مستحب ہے اور غسل بھی مستحب ہے اور نیم ساعت روز قبل زوال مثل نماز روز عید غدیر کے نماز بھی مستحب ہے یعنی دو رکعت نماز ہر رکعت مین سورہ حمد اور دس بار قل ہو اللہ اور دس بار انا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی ھم فیہا خالدون تک پڑھنا چاہیے **خاتمہ** بیان مین تمام اون احکام کے ہے کہ جو متعلق و مخصوص عورتون سے ہین اول یہ کہ ستر عورتین مرد کو فقط پس و پیش یعنی عورتین کا پوشیدہ کرنا واجب ہے مگر عورت کو موافق مذہب مشہور تمام بدن اور بالونکا پوشیدہ کرنا واجب ہے بغیر دو ہاتون کے بند دست سے خواہ کف دست یا پشت دست اور بغیر دو قدمون کے خواہ پشت پا ہو اور خواہ شکم پا اور اگر کوئی چیز پاؤن سے حائل کرین تا شکم پا نمایان نہو تو احوط ہے اور مستحب ہے عورتونکو نماز مین تین لباس پہنا ایک پیراہن اور ایک اور جامہ وسیع پیراہن سے اور ایک روپاک اور کنیز و نا بالغہ لڑکی کو سر برہنہ نماز پڑھنا جائز ہے دوسرے یہہ کہ مردونکو نماز مین حریر و طلا کا لباس پہننا جائز نہین اور عورتونکو جائز ہے تیسرے یہہ کہ مردونکو مسجد مین نماز پڑھنا مستحب ہے اور عورتونکو گھر مین بلکہ حسب قرب بستر و قریب ہے و مسقف بہتر ہے تا اینکہ نماز پڑھنا